عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۰

خود بدلتے نہیں
قرآں کو
بدل دیتے ہیں

اسلام کیوں؟
انسانیت کیا ہے؟

چک سکندر پور کھاریاں میں
50 قادیانی خاندانوں کا
قبولِ اسلام

اللہ کی تلوار
حضرت
سیدنا خالدؓ
بن ولید

حدیث ظہور امام مہدیؑ اور مرزا قادیانی

معلوماتِ افزاء

آئینہ انجم سلیمانی ——— ڈیرہ اسمٰعیل خان

میں آپ کا پرچہ نہایت ذوق وشوق سے پڑھتی ہوں۔ اس سے نہ صرف میری اسلامی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی کوشش کرتی ہوں۔ اور یہ پرچہ میں اپنی سہیلیوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیتی ہوں اور یہ کہ ہمارے اسکول میں ایک قادیانی لڑکی پڑھتی ہے وہ بھی اکثر یہ رسالہ پڑھتی ہے ہم سب کوشش میں ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

لالچ کے باوجود شیزان کا بائیکاٹ

محمد طیب طاہر ——— میاں چنوں

میں رسالہ کافی دنوں سے پڑھ رہا ہوں اور خط پہلی دفعہ لکھ رہا ہوں ہماری ٹی چوک میں بوتل سگریٹ کی دوکان ہے۔ میں آپ کو یہ خوش خبری سنانا چاہوں گا کہ ہم نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے شیزان والوں کا کہنا تھا کہ ہم آپ کو ایک عدد ٹی وی انعام میں دیں گے ٹی وی کے تو ہم پہلے ہی خلاف تھے تو شیزان کی ایجنسی والوں نے ہم سے کہا کہ ہم آپ کو تمام بازار سے رعایت دیں گے اور ایک عدد ڈیپ فریزر کا بھی لالچ دیا کہ ہمارے فریزر میں بوتلیں لگائیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میاں چنوں میں جو شیزان، ٹیم، پیپسی کولا لیتا ہو اس کو آر سی کولا، فلورا وغیرہ نہ ملے گی۔ یعنی ایک ہی ایجنسی کا مال مل سکتا ہے۔ شیزان کی ایجنسی والے ہم کو اس لیے لالچ میں لاتے ہیں کہ ہمارے ساتھ پندرہ دوکاندار ہیں جو کہ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں۔ یعنی جس ایجنسی سے ہم مال لیں گے وہ بھی اسی سے مال لیں گے۔ ہمارے والد اس لیے شیزان کا مال نہیں لیتے کہ یہ قادیانیوں کی فیکٹری ہے اور میں اس لیے شیزان خریدا نہیں کرتا کہ میرے پیسے قادیانیوں کے ہاں جمع ہو کر آقا رسول ﷺ کی مخالفت کے لیے خرچ نہ ہوں۔

بزم ختم نبوت

رسالہ ختم نبوت بہت پسند ہے

طاہرہ عفت ——— چک نمبر ڈی/۱۲/۱ فارم

ہمارے گاؤں چک نمبر ڈی/۱۲/۱ فارم میں میرے چچا جان قاری عبدالحق انور نے رسالہ ختم نبوت جاری کروایا ہوا ہے تو مجھے بھی یہ رسالہ پڑھنے کا موقع ملتا ہے میں اس کو بڑے شوق سے پڑھتی ہوں اور مجھے بہت پسند ہے اس چک میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں دشمنِ رسول ﷺ قادیانی استانی ہے اس رسالے کے پڑھنے سے پہلے میرا اس کے ساتھ آنا جانا تھا اب رسالہ پڑھنے کے بعد بالکل بائیکاٹ کر دیا اور اپنی سہیلیوں کو بھی اس کانے دجّال کی پیروکار سے نفرت دلا رہی ہوں۔ آپ بزرگوں سے دعا چاہتی ہوں کہ اللہ پاک مجھے کامیابی نصیب کرے۔

خدا کی امداد

عبدالحمید ——— ٹیچر دیہہ ۱۷۰

مجھے ختم نبوت محاذ پر کام کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے ایک بہت بڑی پریشانی سے بچالیا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول دیہہ ۱۷۰ میں سائنس ٹیچر ہوں ہمارے اسکول میں قادیانی استاد اسلم بھی ہے، جب سے اسکول میں آیا آج تک اسکول میں وقت پر نہیں آیا اور ہیڈ ماسٹر کا نور نظر بھی ہے۔ ڈائریکٹر تعلیم حیدرآباد سے ایک لیٹر آیا تھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ قادیانی ۱۹۷۴ء کے تحت غیر مسلم ہیں لہٰذا قادیانی استاد عربی، اسلامیات، مطالعہ پاکستان جیسے مضامین نہیں پڑھا سکتے۔ ہمارے اسکول میں قادیانی استاد مطالعہ پاکستان پڑھاتا تھا لیکن ہیڈ ماسٹر نے لکھ کر بھیج دیا کہ مندرجہ بالا مضامین میں سے کوئی بھی مضمون نہیں پڑھاتا لیکن جب ۱۹۸۸ء کی سی آر بھری گئی تو مطالعہ پاکستان قادیانی کی سی آر میں لکھ دی گئی جب سی آر بھیج دی گئی تو میں نے کہا آپ کی جھوٹ پکڑی گئی یہ بات ہیڈ ماسٹر کو ناگوار گزری اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو خدشہ ہوا کہیں انکوائری نہ ہو جائے اس لیے ہیڈ صاحب نے میری بدلی نگر پارکر کرا دی۔ جب آرڈر نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب سے مدد کروا کر میری بدلی رکوادی اور دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

قرآن پاک کی جھوٹی قسم اٹھانے کا نتیجہ

حاصل پور کے نواحی چک نمبر ۹، فتح کے قریب ایک معروف شخص نے چوریوں کی واردات میں ملوث افراد کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے دوران تفتیش قرآن پاک اٹھا کر ان کی صفائی پیش کی ابھی وہ شخص اپنے گھر میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی بیوی سمیت چوری میں ملوث افراد کی تین عورتوں کا حمل ضائع ہو گیا۔ اور ان کی دو عدد بھینسیں ہلاک اور دیگر جانور اور اہل خانہ کے افراد بیمار ہو گئے۔ آج کل لوگوں نے قرآن مجید کو معلوماتی کتاب سمجھ رکھا ہے۔

(مرسلہ: محمد یوسف رانا کروڑ)

کیا شیزان کے بائیکاٹ سے ہمارا مقصد حاصل ہو سکتا ہے؟

چوہدری محمد نعیم ارشد (خانیوال)

شیزان مرزائیوں کی پراڈکٹ ہے جس کی آمدنی کا بیس فی صد حصہ مرزائیت کی تبلیغ پر یعنی مسلمانوں اور ملک دشمن سرگرمیوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کا بائیکاٹ یقیناً ایک مسلمان پر فرض اور حُبِ نبوی ﷺ اور ختم نبوت سے عقیدت کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس طرح مرزائیت کی حوصلہ شکنی اور مالی لحاظ سے ان اسلام دشمنوں کی کمر توڑی جا سکتی ہے۔ ویسے بھی یہ زندہ حقیقت ہے کہ اگر ہم عام زندگی میں اپنے دشمن، اپنے والدین کو

باقی صفحہ ۲۷ پر

انٹرنیشنل
ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت : ۱۵ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۸ تا ۲۴ اگست ۱۹۸۹ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۱۰

مدیر مسئول : عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اس شمارے میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	اداریہ	۵
۲	اسلا کیوں، انسانیت کیا ہے ؟	۶
۳	شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسینؓ	۸
۴	اللہ کی تلوار، حضرت خالدؓ بن ولید	۱۰
۵	خود بدلتے نہیں قراں کو بدل دیتے ہیں	۱۲
۶	چک سکندر کی ڈائری	۱۴
۷	۵۰ قادیانی خاندانوں کا قبولِ اسلام	۱۵
۸	حدیث ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی	۲۱

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر : ۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
● مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
● مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
● شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
● حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
● حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
● حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
● حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
● حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
○ وینکوور — جمال عبدالستار
○ ایڈمنٹن — عامر رشید
○ وینی پیگ — میاں حمید
○ ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
○ مونٹریال — آفتاب احمد
○ واشنگٹن — کرامت اللہ
○ شکاگو — محمد عبدالغنی
○ لاس اینجلس — مزمل رشید
○ سیکرامنٹو — چوہدری محمد شریف کوری

بیرون ملک نمائندے
○ قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
○ دوبئی — قاری محمد اسماعیل
○ ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
○ برما — محمد یوسف
○ ہالینڈ — اسماعیل قاضی
○ سوئٹزرلینڈ — اے ایکو انصاری
○ برطانیہ — محمد اقبال
○ اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
○ ڈنمارک — محمد ادریس
○ ناروے — میاں اشرف جاوید
○ افریقہ — محمد بزرافریقی
○ ماریشس — محمد اخلاص احمد
○ ٹرینیڈاڈ — اسماعیل نافذا
○ ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
○ بنگلہ دیش — محی الدین خان
○ مغربی جرمنی — خلیق الرحمٰن
○ سنگاپور — سید دبیر حسن بخاری

نعت شریف

بلا تفریق دنیا فیض پاتی ہے مدینے میں
عطائے مصطفیٰ ﷺ پانے کو جاتی ہے مدینے میں

مقدر دیکھئے اس کا، ملائک بھی سلامی ہیں
جسے وہ ذات شفقت سے بلاتی ہے مدینے میں

کروڑوں ہی فرشتوں کی جماعت آسمانوں سے
سلامِ کبریا کے ساتھ آتی ہے مدینے میں

کوئی اندازہ کر سکتا نہیں اس کی مسرت کا
جسے خوش قسمتی سے موت آتی ہے مدینے میں

ابوبکرؓ و عمرؓ ہی دوستی کا نقشِ اوّل ہیں
ہمیں قدرت یہ نظارہ دکھاتی ہے مدینے میں

دلِ بیتاب کو شہرِ نبی ﷺ میں ہی قرار آئے
قمر کی روح بھی تسکین پاتی ہے مدینے میں

قمر حجازی اوکاڑہ

قادیانیوں کی دہشت گردی ۔ اکھنڈ بھارت کیلئے عملی کوششیں

مرزائیت آج کل زخمی سانپ کی طرح بل کھارہی ہے۔ کلمہ و مباہلہ مہم میں اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی اس نے مسلمانوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتے کے لئے اپنے تمام وسائل کو میدان کارزار میں جھونک دیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں آج کل مرزائیت کی اشتعال انگیزی جنون کی حد تک پہنچ گئی ہے جب سے حکومت پنجاب نے ان کے صد سالہ جشن کی تقریب پر پابندی عائد کی ہے۔ یہ پنجاب حکومت کو ناکام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

رمضان شریف کے اوائل میں چک نمبر ۵۹۳ جنڑانوالہ میں سر عام انہوں نے قرآن مجید کے ۹ نسخوں کو نذر آتش کیا۔ مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ توان پر گولیوں کی بوچھاڑ کردی۔ دو مسلمان زخمی ہوئے۔ انہیں جان بلب لیکر جنڑانوالہ میں آئے۔ تو پیچھے مرزائیوں نے باقیماندہ مسلمانوں کو گاؤں میں ہراساں و پریشان کیا۔ اشتعال انگیزی کی حد کر دی۔ گردونواح کے چکوک کے مسلمان جمع ہوئے احتجاج کیا۔ مرزائی املاک کا نقصان ہوا۔ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا۔ تو پورا ہفتہ پولیس کی چکوک میں ڈیوٹی لگادی گئی۔ پوری ڈویژن انتظامیہ پریشان رہی۔ خدا خدا کر کے حالات تو ٹھیک ہوئے

عید کے دن سرگودھا کے چک نمبر ۹۸ شمالی میں مرزائیوں نے ضلع کونسل سرگودھا کے رکن چوہدری امانت اور ان کے ساتھیوں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ مبینہ طور پر اس کے لئے پلاننگ کی گئی۔ اس میں ایف آئی اے کا ایس پی طاہر نامی مرزائی بھی شریک تھا۔ سوچے سمجھے منصوبے سے فیصل آباد ڈویژن کے بعد سرگودھا ڈویژن میں اشتعال انگیزی کی کوشش کی۔ مسلمانوں نے جلوس نکالے احتجاج کیا۔ جلسے منعقد ہوئے۔ مظاہرے کئے۔ مگر انتظامیہ میں گھسے ہوئے قادیانی افسران کی ملی بھگت سے قادیانی ملزم گرفتار نہ ہوئے۔ قادیانیوں کا حوصلہ بڑھا۔ کچھ دنوں بعد پھر اسی گاؤں میں دوبارہ مسلمانوں پر حملہ کیا۔ مسلمانوں نے دیواریں پھاند کر جانیں بچائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ کوئی بڑا حادثہ نہ ہوا۔ دو ہفتے تک سرگودھا ڈویژن کی انتظامیہ کے لیے مرزائیت دردِ سر بنی رہی۔

فیصل آباد۔ سرگودھا کے بعد اب مرزائی سازش نے لاہور کا رخ اختیار کیا۔ مغلپورہ لاہور میں منصوبہ بندی سے قادیانی آبادی کی مرزائی قیادت نے بسایا ہے۔ وہاں پر انہوں نے مسلمانوں میں بھی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں میں اشتعال پھیلایا۔ انتظامیہ نے منہ میں گھنگھنیاں ڈال لیں۔ ۲۱ جون کو وہاں پر تمام مکاتب فکر کی طرف سے مشترکہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو رات کے ایک بجے خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی انتظامیہ سامان سمیٹنے میں مصروف تھی۔ کہ مرزائیوں نے ان پر پتھراؤ کیا۔ ہوائی فائرنگ کی۔ پتھراؤ سے کئی مسلمان زخمی ہوئے۔ مگر انتظامیہ کی بے حسی کہ کسی مرزائی کو گرفتار نہ کیا۔ مرزائیوں کا حوصلہ بلند ہوا۔ مرزائی دوسرے ایک مسلمان طالب علم کو پکڑ کر اپنی عبادت گاہوں میں لے گئے۔ اور اسے بندوق کے بٹ مار مار کر ادھموا کر دیا۔ علاقہ کے مسلمان جمع ہوئے۔ ان پر مرزائیوں نے پتھراؤ کیا۔ پولیس نے مسلمانوں کو منتشر کیا۔ پولیس کے آنے پر مغلپورہ کے ایس ایچ او کی موجودگی میں مرزائیوں نے چھاپہ کے ڈر سے اپنی عبادت گاہ سے اسلحہ کئی کاروں کی ڈگی میں بند کر کے دوسری جگہ منتقل کر دیا۔ اور اس کام کی ایک فوجی مرزائی نے نگرانی کی۔ حالات نے شدت اختیار کی۔ لاہور کی تمام قادیانی عبادت گاہوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ اس طرح کئی دنوں تک لاہور میں یہ صورتحال رہی۔

جون کے وسط میں مرزائیوں نے بہاول نگر کے ضلع کو اپنی سازش کا ٹارگٹ قرار دیا۔ مرزائیوں کی ایک بس میں کنڈیکٹر مرزائی نے مسلمان طالبات کو چھیڑا۔ بس میں سوار عالم دین نے احتجاج کیا تو مرزائیوں نے انہیں باہر سڑک پر لا کر مارا پیٹا۔ ان کی داڑھی نوچی۔ مروٹ شہر میں ہڑتال ہوگئی۔ مسلمان انتظامیہ کے پاس گئے۔ مگر وعدہ کے باوجود ملزموں کو گرفتار نہ کیا گیا۔ ۲۱ جون کو اسلامیان مروٹ کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مسلمانوں نے مرزائیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ اس کے بعد سیالکوٹ کے معروف قصبہ چونڈہ میں مرزائی ایک مسلمان کو پکڑ کر اپنے مکان میں لے گئے۔ اسے مار پیٹ کر زخمی کیا۔ خون سے لت پت ہو کر مسلمان باہر آیا۔ شہر کے معززین کے ہمراہ عوام تھانہ کی طرف جا رہے تھے۔ کہ مرزائیوں نے ان پر پتھراؤ کیا۔ جس سے ایک اور مسلمان زخمی ہوگیا۔ مسجد کے میناروں کو مرزائیوں کی فائرنگ سے نقصان پہنچا۔ چونڈہ شہر میں ہڑتال ہوگئی۔ کئی دن یہ صورتحال رہی۔ انتظامیہ نے کچھ مرزائی ملزمان کو گرفتار کیا۔ اور کچھ کو قبل از گرفتاری ضمانت کرانے کا موقعہ فراہم کیا گیا۔ اس کے خلاف یکم جولائی کو چونڈہ میں آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مسلمانوں نے مرزائیوں سے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ مروٹ بہاولنگر، چونڈہ سیالکوٹ پاکستان کے دونوں قصبات ہندوستان کے بارڈر پر واقع ہیں۔ مرزائیوں نے جان بوجھ کر ان علاقوں کا فسادات کے لئے انتخاب کیا۔

۱۵ جولائی کو چک سکندر پور کھاریاں ضلع گجرات میں مسلمان عالم دین پر مرزائیوں نے فائرنگ کی۔ ان کے ایک ساتھی احمد خان کو موقعہ پر شہید کر دیا گیا۔ ایک دوسرے کو زخمی کر کے خاک و خون میں تڑپا دیا گیا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

اسلام کیوں؟ انسانیت کیا ہے؟

اسلامی تعلیمات۔ امن عالم کا بہترین فارمولا —— از: حضرت مولانا مفتی سید محمد میاں صاحب

انصاف پسند شریف انسانوں کی عدالتیں بہت سے مقدمے پیش ہوتے ہیں اور انصاف حاصل کرتے ہیں آج ہم لفظ اسلام کا مقدمہ پیش کر رہے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ ہم انصاف حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

شکوہ۔ بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ جو لفظ اس لئے منتخب کیا گیا تھا کہ فرقہ واریت گروہ بندی اور قوم پرستی کے مقابلہ میں امن۔ سلامتی، میل جول اور یگانگت کی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے اس کو فرقہ وارانہ لفظ سمجھ لیا گیا ہے اور گروہ پرستی۔ دھڑے بندی کا وہ بہتان اس پر تھوپا جا رہا ہے جس سے اس کی پاک فطرت ہمیشہ گھن کرتی رہتی ہے۔

مسلم کی جگہ اگر ہم ماننے والے۔ مان جانے والے گردن جھکا دینے والے کے لفظ کا استعمال کریں (کیونکہ لفظ مسلم کے معنی یہی ہیں) تو ہم "اسلام" کے اصل مطلب اور منشاء کے زیادہ قریب ہو جائیں گے اور اس کی فطرت کی جھلک ہمارے سامنے آجائے گی۔

اسلام کیا ہے؟

اس پوری دنیا اور دنیا کی تمام حقیقتوں میں یعنی پوری کائنات میں ایک قانون جاری ہے اس کو قانون فطرت کہا جاتا ہے اس قانون کے کچھ تقاضے ہیں، کچھ نتیجے ہیں اس کا ایک پس منظر اور ایک بیک گراؤنڈ ہے اس پس منظر اور بیک گراؤنڈ کو اور اس کے تقاضوں اور نتیجوں کو مان لینا اور ان کے سامنے گردن جھکا دینا "اسلام" ہے اور اس سے انحراف اور انکار کفر ہے۔

سچائی ایک ہی ہے اور ہمیشہ ایک ہی رہی ہے کیونکہ قانون فطرت ایک ہی ہے وہ اٹل ہے اس کا بیک گراؤنڈ اٹل ہے اس قانون کے تقاضے اور ان کے نتیجے ہمیشہ یکساں رہے ہیں اور یکساں رہیں گے لہٰذا جو حقیقت اور حق (سچائی) ہے وہ بھی ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی رہے گا اور سب کے لئے ایک ہی رہے گا۔ یہ سچائی دھرم ہے جس کو عربی میں دین کہا جاتا ہے یہی دین قرآن کے الفاظ میں "اسلام" ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

نبی اور پیغمبر

اس سچائی کو پھیلانے کے لئے ناسمجھوں کو سمجھانے اور ہٹ دھرموں پر حجت تمام کرنے کے لئے خدا کے وہ پاک بندے آئے جن کو رسول۔ پیغمبر پیغمبر۔ رشی یا منی کہا جاتا ہے جن کو ہر فرقہ ہر قوم اور دنیا کی ہر ایک امت اور ملت تسلیم کرتی ہے مگر جس طرح قدرت نے دانی اور کی سلوٹوں میں اندھیری لپیٹ رکھی ہے پھلوں اور پھولوں کی گردوں میں کانٹے اور جھاڑ جھنکاڑ لگا دیئے ہیں اسی طرح سچائی کے مقابلہ میں غرور۔ تکبر۔ اپنی بڑائی۔ خود غرضی من کی چاہ۔ لالچ۔ دھن دولت اور پرائی ریت کی ناپاک محبت، لکیر کے فقیر بنے رہنے کی عادت اور اس طرح کی خراب خصلتوں کے کانٹے بھی بو دیئے اور اس طرح کی اندھیریاں بھی پیدا کر دیں جو اپنے اپنے وقت پر ابھریں اور پھیلیں جنہوں نے سچائی کے پاک اور صاف نور کو اوجھل کر دیا اور وہ حق اور سچ جو سب جگہ اور ہر ایک حال میں یکساں تھا اس کو نسل، جغرافیہ یا رنگ و روپ کے گھروندوں میں بند کر کے اس کے حقیقی حسن کو داغدار بلکہ مسخ کر دیا اور اس کا حلیہ بگاڑ دیا۔ مثلاً

اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد نے (جن کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے) سچائی اور حق کو اپنی جاگیر بنا لیا اس کی تمام برکتیں بنی اسرائیل کے لئے مخصوص کر دیں "یہودا" (حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے لڑکے) کے نام پر یہودیت کا ایک ڈیزائن تیار کیا اور اسی کو سچائی کی کسوٹی اور نجات کا پروانہ قرار دے دیا۔

عیسائیوں نے ان کے مقابلہ میں کسی قدر وسعت نظر سے کام لیا سچائی کو خاندان کے گھروندے میں بند نہیں کیا۔ مگر اپنے مذہب کا نام عیسائیت اور مسیحیت رکھ کر سچائی اور نجات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اور ان کی شخصیت کے ساتھ اس طرح جوڑ دیا کہ اصول پرستی اور حق شناسی ختم ہو گئی یا ایک ضمنی اور ذیلی چیز بن کر رہ گئی اور لازمی طور پر دھڑے بندی اور فرقہ پرستی کا بیج انسانیت کی کھیتی میں بو دیا گیا۔

لیکن ان گروہ پرستیوں اور دھڑے بندیوں سے بلند ایک اور چیز بھی ہے جس کا نام "انسانیت" ہے جس کی تعبیر ہے اصول پسندی، شرافت، رحم و کرم عدل و انصاف اور اعلیٰ اخلاق کو جامۂ عمل پہنانا جو ایسی بلند و بالا ذات کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو انسان اور انسانیت کا خالق اور پروردگار اور تمام کائنات کا رب اور مالک حقیقی ہے اسی انسانیت کا فیصلہ ہے کہ انسان اپنے رب کے سامنے گردن جھکائے اسی کی بڑائی کا سکہ دل اور دماغ پر بٹھائے اس کے احسانات کو پہچانے اور شکر گزار رہے۔

یہ انسانیت، رنگ و نسل اور جغرافیہ کی حد بندی سے آزاد ہے، ہر ایک انسان میں مشترک ہے، وہ صرف اسی کو نظروں سے گراتی ہے جو اپنے آپ کو انسانیت سے گرائے، جو انسانیت کے تقاضوں کو پامال کرے اور خود اپنے ہاتھوں ذلیل ہو۔

یہ انسانیت مرد اور عورت کا صرف وہی فرق قبول کرتی ہے جو قدرت نے ان کی فطرت میں رکھ دیا ہے یہ فرق کمزوری اور نزاکت کا فرق ہے جو لازمی طور پر صنف نازک (عورت) کو رحم، مہربانی اور نازبرداری کا حق دار قرار دیتا ہے یہ فرق عورت کو ذلت، خواری یا انسانی زندگی کے کسی بھی شعبہ میں پس ماندگی کا مستحق نہیں بناتا۔

یہ انسانیت اس غرور سے نفرت کرتی ہے جو دولت سرمایہ یا حکومت اور اقتدار کی وجہ سے پیدا ہو۔ وہ ہر ایک دولت مند (پونجی پتی)، اور ہر ایک صاحب اقتدار سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اچھی طرح پہچان لے کہ اوّل اور آخر انسان ہے، انسانی برادری کا ایک فرد ہے اس کے بعد وہ اس کا اعتراف کرے کہ جو دولت اس کے ہاتھ میں ہے یا اقتدار کی جس کرسی پر وہ رونق افروز ہے وہ محض قدرت کا احسان اور اس کا انعام اور فضل و کرم ہے جس کی بنا پر اس کا فرض ہے کہ وہ انسانوں کا ہمدرد، انسانیت کا خادم اور اپنے پیدا کرنے والے کا احسان ماننے والا اور شکر ادا کرنے والا بنے نہ یہ کہ وہ ظالم، جابر، خود غرض ذخیرہ اندوز لالچی اور بخیل ہو اور دولت کی تجوریوں پر اژدھا کی طرح منڈلی مار کر بیٹھ جائے۔

اس انسانیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنوں پرایوں رشتہ داروں، پڑوسیوں، محلہ والوں اور اہل شہر کا حق پہچانے اور جس کا جو حق ہو اس کو ادا کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد اور سرگرم رہے۔

اس انسانیت کا تقاضا ہے کہ وہ چاند، سورج آسمان، زمین، انسان، حیوان۔ غرض دنیا کے اس کارخانہ کو بیکار اور عبث نہ سمجھے خود اپنے نفس کو آزاد منہ زور چھوٹ اور بے لگام نہ قرار دے بلکہ یقین کرے کہ اس کا ہر ایک فعل و عمل اور ہر ایک قول ایک تخم ہے اور جس طرح گندم سے گندم اور جو کے بیج سے جو ہی پیدا ہوتا ہے اسی طرح اس کے عمل کا وہ نتیجہ لازمی طور پر رونما ہوگا جو قدرت نے اس عمل کے لئے مخصوص کر دیا ہے جو خود اس پر اور اس کے انجام اور مستقبل پر اثر ڈالے گا۔

پس تقاضا انسانیت یہ ہے کہ انسان اپنے ہر ایک عمل اور اس کے نتیجہ پر نظر رکھے اور کسی وقت بھی پاداش عمل سے غافل نہ ہو۔

انسانیت کی یہ وہ تفسیر ہے جس سے دنیا کا کوئی مہذب اور سنجیدہ انسان انکار نہیں کر سکتا آپ یقین فرمائیے، اسی انسانیت کا دوسرا نام "اسلام" ہے جو انسانیت کے تقاضے میں وہی اسلام کے فرائض ہیں۔

یہ انسانیت جن باتوں اور جن خصلتوں کا مطالبہ کرتی ہے وہی بعینہٖ اسلام کے مطالبات ہیں۔ انسانیت کے تقاضے آپ پہلے پڑھ چکے ہیں اب اسلام کے مطالبات ملاحظہ فرمائیے۔

مطالباتِ اسلام

اسلام کا پہلا مطالبہ یہ ہے کہ انسان اس ہستی کا اعتراف اور اقرار کرے جس نے اس پورے عالم کا وہ قانون بنایا جس کو قدرت اور فطرت یا نیچر کہا جاتا ہے۔

۲۔ پھر اگر آپ قانونِ قدرت میں اصولِ ارتقا کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے کہ آپ یہ بھی مانیں اور تسلیم کریں کہ خود آپ کا عمل اور کردار بھی قانونِ ارتقاء سے آزاد نہیں ہے اچھا کردار ترقی کرکے جنت اور سورگ کی نعمتوں کی شکل اختیار کرے گا اور برا عمل اور کردار قدرتی ارتقا کے ساتھ نرک اور دوزخ کی مصیبت بن جائے گا۔

۳۔ اسلام اس ہستی کا جو خالق کائنات ہے اس طرح تعارف کراتا ہے کہ وہ رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے کائنات کے تمام طبقوں کا پیدا کرنے والا پالنے اور پوسنے والا تمام مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یعنی انسان اور اس کے خالق اور مالک کا باہمی رشتہ محبت اور رحم و کرم کا رشتہ ہے وہ پروردگار ہے اور یہ پروردہ۔ وہ پالنے والا ہے اور ایسا لاڈلا کہ جب اس کا وجود ایک جرثومہ (کیڑے) کی شکل میں نجاست میں تھا۔ جو ایک ایسی واہی سی چیز تھا جس کا نظر آنا بھی مشکل تھا تب ہی سے اس کی پرورش شروع ہوئی ساتھ وقت سے مناسب غذا فراہم کی گئی اس کی ضروریات کی ذمہ داری لی گئی اور اس محبت، شفقت، دانش مندی اور ایسی بے نظیر ہنر مندی کے ساتھ کہ ممکن نہیں ہے کہ عالم وجود میں اس کی کوئی نظیر کہیں مل سکے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جیسے ہی اس کی ولادت ہوئی مناسب غذا کا انتظام اس طرح کر دیا گیا کہ کسی بھی زحمت اور محنت کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

دیکھئے۔ ماں کی مامتا بے چین ہو کر بڑی محبت سے اس ننھے سے بچے کو چھاتی سے لگاتی تھی اس محبت اور پیار کے وقت جہاں اس کا منہ رہتا تھا ٹھیک اسی مقام پر قدرت نے دودھ کے دونے بھر کر رکھ دیئے تھے یہ ننھا منا بچہ کچھ نہیں جانتا تھا کسی چیز کی اس کو خبر نہیں تھی مگر قدرت نے اس کو پیدائش کے ساتھ ہی یہ سکھا دیا تھا کہ کس طرح ماں کے دودھ کو منہ میں لے اور کس طرح اس کو چوس کر دودھ نکالے اور پیٹ میں پہنچائے جہاں وہ خود کار مشین کام کر

جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت توجہ فرمائیے

ایک ضروری اپیل

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اُمت نے جو گرانقدر قربانیاں دیں اِن کی منتشر داستانیں حالات و واقعات عشق ختم نبوت کی بہاریں، ایمان پرور مبشرات و منذرات۔ ان سب کو جمع کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ دو اڑھائی صد صفحات پر مشتمل نئی کتاب عنقریب کتابت کے لئے کاتب کے سپرد کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کوئی ایمان پرور واقعہ تحریر کرنا چاہیں تو ایک دو ہفتہ کے اندر اندر بھجوا سکتے ہیں اُمید ہے کہ تمام احباب فوری توجہ فرمائیں گے

والسلام

اللہ وسایا

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان، فون: ۴۰۹۷۸

رہی ہے جو اس دودھ کو چھان کر صاف کر کے یکجائی
ہے جس کی اسٹیم جان کا کام دیتی ہے اور جس کے منُبّر
اور صاف کردہ اجزاء تن بدن کا جز بن جاتے ہیں۔

۴۔ ہمیں اس بحث کی ضرورت نہیں ہے کہ انسان
کی پیدائش کس طرح ہوئی وہ پہلے انسان تھا یا بندر
سے انسان بنا اسلام جو تصور پیش کرتا ہے اور جس
عقیدہ کی تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ رنگ و نسل کے
جملہ امتیازات اور جغرافیہ کی تمام حد بندیوں سے بالاتر
ہو کر یہ تسلیم کرو کہ تمام انسان ایک ماں باپ کی
اولاد ہیں (قرآن حکیم آیت ۱۳ سورہ حجرات) ان کا
آپس میں ایک ہی رشتہ ہو سکتا ہے یعنی اخوت بھائی
چارہ اور مساوات۔

دنیا کے دانشوروں نے انسان کی تفسیر
کی ہے کہ وہ "حیوان ناطق" ہے یعنی تمام حیوانات اور
جانداروں کی طرح وہ بھی ایک جاندار ہے جس کی خصوصیت
صرف یہ ہے کہ اس میں تحقیق و تفتیش اور ریسرچ کی قوت
بھی ہے جو اور حیوانات میں نہیں ہے اسلام اس تعریف
کو انسان اور انسانیت کے لئے عار سمجھتا ہے وہ یہ توہین
گوارا نہیں کرتا کہ انسان کو بھی شیر بھیڑیے یا اونٹ اور
بیل کی طرح ایک جانور کہا جائے وہ کہتا ہے کہ "انسان
بہت اونچی حقیقت ہے۔

(الف) ایسی اونچی حقیقت جو بحر و بر و صحراء اور
سمندر خشکی اور تری کی تمام مخلوق سے زیادہ باعزت اور
واجب الاحترام ہے۔
(آیت ۷۰ سورہ ۱۷ (بنی اسرائیل)

(ب) ایسی اونچی حقیقت کہ نہ صرف بحر و بر بلکہ
پوری فضا اور فضا سے اوپر بھی کوئی مخلوق ہے تو اس
سب پر اس کو اقتدار بخشا گیا ہے وہ جس کو چاہے مسخر کر
سکتا ہے جس کو چاہے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔
آیت ۱۳۔ سورہ ۴۵ (جاثیہ)، آیت ۲۰ سورہ ۳۱ (لقمان)

(ج) ایسی اونچی حقیقت کہ وہ خلیفۃ اللہ فی الارض
ہے یعنی اس تمام کائنات کے خالق اور مالک نے اس کو
اس تمام مخلوق پر جس کا تعلق زمین کی دنیا سے ہے اپنا نائب
بنایا ہے اور اس کو تمام مخلوق پر مالکانہ تصرف کا اختیار دیا ہے
آیت ۳۰ سورہ ۲ (البقرہ)، آیت ۲۰ سورہ ۳۱ (لقمان)

محمد اقبال ——— حیدرآباد

شہید کربلا سیدنا امام حسینؓ

جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ نور نظر فاطمہؓ۔ لخت جگر علی المرتضیٰ بازوئے حسن سیدنا حسینؓ ۴ھ میں دنیا میں جلوہ افروز ہوئے امام الانبیاء سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر سواری کی۔ رخساروں کو بوسہ گاہ نبوی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کے ہاتھوں میں کھیلے۔ حضرت علیؓ کی آغوش میں پلے۔ جملہ صحابہ کرامؓ کی مشتاق نگاہوں کا محور رہے دونوں بھائیوں کو دربار رسالتؐ سے ریحانۂ دنیا اور نوجوانانِ جنت کے سردار ہونے کا تمغہ ملا۔ امت پر ان کی محبت کے واجب ہونے کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا حضرت حسنؓ کو سید ہونے کی اس لئے بشارت ملی کہ وہ مسلمانوں کے دو بڑے لشکروں میں صلح کرائیں گے تو حضرت حسینؓ کے شہید مظلوم ہونے کی پیشگوئی دی گئی حضرت حسنؓ بدن کے نصف اعلیٰ میں حضورؐ کی تصویر تھے اور حضرت حسینؓ نصف زیریں میں آپ کے مشابہ تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ ان دونوں صاحبزادوں کی بہت عزت فرماتے تھے۔ گود میں اٹھاتے تھے اور ان کے والد ماجد کی طرح ان کو قیمتی عطیات اور تحائف سے نوازتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے جب مہاجرین اور ان کی اولاد کے نام بیت المال سے وظائف مقرر کئے تو ان شہزادوں کا بڑھا کر پانچ ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا پوچھنے پر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت و عزت کا تقاضا ہے حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد مبارک میں شہزادوں کی سی ٹھاٹھ باٹھ میں رہے اور جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا گھیراؤ کیا تھا تو یہ اپنے والد بزرگوار کے حسب حکم صدر دروازہ پر پاسبانی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے عہد مرتضویؓ میں امور سلطنت وغیرہ میں اپنے والد کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد حضرت حسنؓ سریر آرائے خلافت ہوئے مگر مسلمانوں کی دو جماعتوں کو متحد دیکھنا چاہتے تھے لہٰذا ایک عظیم لشکر ہونے کے باوجود محض اہل ایمان کے اتحاد کی خاطر خلافت چھوڑ دی اور کچھ شرائط طے کر کے سیدنا حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی۔ ان دونوں بزرگوں کی حضرت معاویہؓ کے دربار میں کافی قدر و منزلت تھی اور ایک لاکھ درہم سالانہ وظیفہ ملا کرتا تھا۔

حضرت امیر معاویہؓ نے بعمر ۷۰ سال ۶۰ھ میں وفات پائی اور یزید حاکم مقرر ہوا جب یزید برسر اقتدار ہوا اور حاکم مدینہ ولید کو حضرت حسینؓ کو بیعت کے لئے لکھا جب ولید نے حضرت حسینؓ کو بلایا اور حضرت معاویہؓ کی وفات کی اطلاع دی۔ حضرت نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر ولید نے یزید کا خط پڑھا۔ حضرت نے فرمایا۔ میرا گمان نہیں تو مجھ سے یزید کے لئے خفیہ بیعت پر راضی ہو جائے۔ تو چاہے گا سب لوگوں کے سامنے میری بیعت لے تاکہ لوگوں کو بھی معلوم ہو جائے۔ ولید نے کہا۔ ہاں۔ حضرت نے کہا کل صبح تک انتظار کرو تاکہ میں غور کر لوں۔

حضرت حسینؓ نے حضرت معاویہؓ کی وفات کے بعد غیر جانب داری اور گوشہ نشینی کا فیصلہ کیا صبح دربار حاکم میں جانے کی بجائے اہل و عیال سمیت آپ مکہ روانہ ہو گئے تاریخ شاہد ہے کہ یہاں آپ نے حکومت کے خلاف یا اپنے حق میں کوئی بیان نہیں دیا۔ شعبان تا ذوالحجہ پانچ ماہ میں نہ حکومت کی طرف سے کسی نے بیعت کا مطالبہ

اور نہ آپ نے استحقاق خلافت پر لوگوں کو دلائل سنائے۔ بڑی عافیت اور سلامتی کے ساتھ جوار کعبہ میں یہ دن گزارے۔ یہیں سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر اہل کوفہ بصد اصرار اور ایک لاکھ تلواریں مہیا کرنے کے بہانے آپؓ کو نہ بلاتے تو کبھی سانحہ کربلا نہ ہوتا۔ نہ ہی امت دو گروہوں میں بٹتی حضرت حسینؓ کو دعوت خلافت کا چکمہ دینے والے فقط اہل کوفہ تھے۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ آپؓ کو بارہ ہزار خطوط لکھے گئے۔ ان خطوط سے متاثر ہو کر آپؓ سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اہل مکہ اور آپکے احباب کو جب اس کی اطلاع ملی تو انھوں نے بہت روکا اور کہا کہ آپؓ کے والد اور بھائی کے ساتھ انھوں نے غداریاں کی ہیں دھوکہ سے شہید کیا ہے اور آپؓ کے ساتھ بھی بدعہدی کریں گے آپؓ ہرگز تشریف نہ لے جائیں۔ مگر آپؓ جانے پر مصر رہے اور کہا وعدہ کر چکا ہوں پہنچنا ضروری ہے۔

ادھر کوفہ میں نعمان بن بشیر کی بجائے عبیداللہ بن زیاد کو گورنر بنایا گیا اس نے آتے ہی اہل کوفہ کو ایسی دھمکی دی کہ اہل کوفہ بدل گئے۔

آپؓ سفر پر روانہ ہو گئے اور جب کربلا کے قریب پہنچے تو حر بن یزید کی سرکردگی میں ایک ہزار فوجیوں کا لشکر آپ کے سامنے آیا۔ ان کو دیکھ کر حضرت حسینؓ کے غم و حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس لشکر میں بیشتر وہی اہل کوفہ ہیں جنھوں نے بڑے نصرت کے ساتھ عہد و پیمان کے ساتھ خطوط لکھکر بلایا۔ حر سے آنے کا مقصد بیان کیا۔ اس نے خطوط سے لاعلمی کا اظہار کیا اور آپؓ نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے۔ خطوط کے بھرے ہوئے تھیلے بکھیر دیئے۔ پھر آپؓ نام لے لے کر کاتبوں کو بلاتے رہے فرمایا، اے شیث بن ابی اے حجار الجر اے زید بن حارث کیا تم نے مجھے نہ لکھا تھا کہ درخت بار آور ہیں باغ سرسبز ہیں آپؓ یہاں آئیے آپؓ کی مدد کے لئے لشکر پر لشکر موجود ہیں۔ نیز فرمایا:

اے اہل کوفہ تم برباد ہو جاؤ کیا تم اپنے خطوط کو اور وعدوں کو بھول گئے۔ پھر فرمایا اگر تم بدل گئے ہو وعدہ شکنی کی ہے بیعت توڑ دی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ میرے والد علیؓ میرے بھائی حسنؓ اور میرے چچا زاد بھائی مسلمؓ سے یہی سلوک کر چکے ہو۔ وہ بیوقوف ہے جو تمہارے عہد و پیمان سے دھوکہ کھاتے۔ جو برائی کرتا ہے۔ اس کی برائی اسی پر پلٹتی ہے۔ خدا جلدی مجھے تم سے رہائی دے۔

کربلا کے میدان میں شمر ذی الجوشن چار ہزار نفری کے ساتھ آیا۔ یہ حضرت علیؓ کا سالا اور جمل و صفین میں حضرت علیؓ کا دست و بازو تھا۔ شیث بن ربعی بھی چار ہزار کوفیوں پر امیر تھا۔ مسیب بن نجبہ بھی عمر بن سعد کے ساتھ کربلا میں آیا اور سب سے پہلے امام کا سر تن سے جدا کرنے کیلئے گھوڑے سے یہی اترا تھا۔ سنان حضرت حسینؓ کا سر مبارک جدا کرتے وقت یہ کہہ رہا تھا کہ میں تیرا سر جدا کر رہا ہوں حالانکہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ تو رسول خدا کا فرزند ہے اور تیرے ماں باپ سب خلائق سے افضل ہیں

جب حضور والا ان کے گھیرے میں آ گئے اور آپؓ پر واضح ہو چکا کہ اہل کوفہ مجھ سے بدعہدی کر کے یزید کی خلافت قبول کر چکے ہیں تو آپؓ نے مزاحمت کا ارادہ ترک فرما کر تین باتوں میں سے ایک کی اجازت مانگی۔ مورخ طبری۔ ج ۴ صفحہ ۳۱۳ پر رقمطراز ہے جس پر محدثین کی جماعت کا اتفاق ہے وہ یہ کہ آپؓ نے فرمایا کہ اے اہل کوفہ مری تین باتوں کو تسلیم کرو۔ یا تو میں اس جگہ لوٹ جاؤں جہاں سے آیا ہوں اور یا میں اپنا ہاتھ یزید بن معاویہؓ کے ہاتھ میں دے دوں اور وہ میرے اپنے معاملے میں غور کرے۔ یا مجھے تم اپنی حسب منشا مسلمانوں کی کسی سرحد پر جانے دو تاکہ میں یک باشندہ بنوں اور ان کے نفع و نقصان میں برابر کا شریک بنوں۔

عمر بن سعد آپؓ کی واپسی پر راضی ہو گیا لیکن شمر ذی الجوشن اڑ گیا کہ حسینؓ سے یزید کی بیعت لی جائے۔ عمر بن سعد نے مخالفت کی مگر وہ ابن زیاد کے پاس جا کر نئے احکام جنگ بصورت انکار لے آیا۔ آپؓ کی جائز شرائط کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا یوں معلوم ہوتا ہے کہ بڑی سازش کے تحت آپؓ کو بلایا تھا اب اہل کوفہ جھوٹے محبان علی و حسین پھنسے ہوئے شکار کو کیسے چھوڑ سکتے تھے

الحاصل جگر گوشہ رسول اور کرب و بلا کے بے یار و مددگار مسافر کو جب مقابلہ کرنا ہی پڑا تو فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین کی دعوت پکارنے والے نانا جی کا نواسہ۔ خیبر و حنین میں اللہ اکبر کی تکبیر بلند کرنے والے مجاہد عظیم کا لخت جگر لا الہ الا اللہ پر یقین کامل رکھنے والا موحد حسینؓ زندگی کی اس مشکل ترین گھڑی میں اپنے پروردگار کو یوں پکارتا ہے۔

اے اللہ ہر غم میں مرا تجھی پر بھروسہ ہے ہر سختی میں تو ہی مری امیدگاہ ہے اور ہر مصیبت جو مجھ پر نازل ہوئی تو ہی مرا کفیل اور نگران رہا ہے کتنے وہ مصائب ہیں جن میں دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ تدبیر ناکام ہو جاتی ہے دوست ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور دشمن خوش ہوتا ہے۔ میں نے تری درگاہ میں پیش کئے۔ ترے سوا سب سے لاتعلق ہو کر تجھی سے ان کی شکایت کی۔ تو نے ہی وہ مصائب آسان کئے اور مشکلات حل کیں ہر نعمت کا تو ہی والی ہر بھلائی کا تو ہی مالک اور ہر خواہش کا تو ہی مطلوب ہے (طبری ج ۶ صفحہ ۳۲۱)۔

آپؓ زخموں سے نڈھال ہو کر گر پڑے تو شقی القلب ذی الجوشن نے آپؓ کا سر تن سے جدا کر کے دنیا و مکروہ عذر سے آزاد کر دیا۔

امام حسینؓ کا کٹا ہوا سر ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا روایت ہے کہ آپؓ کا سر مبارک طشتری میں رکھا ہوا تھا ابن زیاد کا دربار تھا وہ اتحاد فتح و نصرت کے نشہ میں مدہوش اس نے اپنی چھڑی حضرت حسینؓ کے لبوں پر رکھی۔ جلیل القدر صحابی حضرت زیدؓ بن ارقم تڑپ اٹھے۔ دربار میں کھڑے ہو گئے فرمایا ابن زیاد! خدا سے ڈرو تو ان لبوں پر چھڑی مار رہا ہے جن لبوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چوما کرتے تھے

باقی صفحہ ۲۶ پر

صابر مٹھیالوی

اللہ کی تلوار ۔۔۔ حضرت سیدنا خالد بن ولیدؓ

جنگ ذات السلاسل

حضرت خالدؓ کے مقابلہ کیلئے ہرمز ایک لشکر جرار لے کر پہنچ گیا۔ صف آرائی کے بعد حضرت خالدؓ کی مبارزہ طلبی پر ہرمز مقابلہ کیلئے نکلا۔ دونوں جنگ آزمودہ جرنیل ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ لیکن حضرت خالدؓ نے دشمن کا وار خالی دے کر اسے زمین پر پٹخ دیا۔ اور دشمن کا دستہ ہرمز کی امداد کے لئے آگے بڑھا۔ لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے ہی حضرت خالدؓ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ دشمنوں کے امدادی دستہ کی آمد پر قعقاع بن عمروؓ ان کی سرکوبی کے لئے نکلا۔ اور ایک ایک کر کے ان سب کو قتل کر دیا۔ اس ہولناک واقعہ سے خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلا۔ مسلمانوں نے تعاقب کر کے اکثر دشمنوں کو تہ تیغ کیا۔ اس کے بعد حضرت خالدؓ کے حسن تدبیر سے غزوہ بہمن دو ایرانی جرنیل تاب نہ لا کر بھاگ نکلے۔ اور بے شمار مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

جنگ لیس و امیشا

ایرانی لشکر شکست کھا کر لیس میں مقابلہ کی تیاری کرنے لگا۔ آپ نے میدان جنگ میں پہنچ کر دشمن کو طلب کیا۔ چنانچہ ان کی مبارزہ طلبی پر مالک بن قیس مقابلہ کے لئے آیا۔ لیکن اللہ کی تلوار نے اس کو دم لینے تک کی مہلت نہ دی۔ اور سیدھا جہنم رسید کیا۔ اس کے قتل ہوتے ہی میدان کارزار گرم ہو گیا۔ لیکن مسلمانوں کی قاتلانہ یلغار سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس جنگ میں اس قدر ایرانی قتل ہوئے کہ خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ ایرانی اس جنگ کو نہر آلام کے نام سے موسوم کرنے لگے۔

فتح دومۃ الجندل

اسی دوران میں حضرت عیاض بن غنم کا خط آیا۔ جس میں انہوں نے امدادی فوج طلب کی تھی۔ حضرت خالدؓ ایک سو جانبازوں کا دستہ لے کر روانہ ہو گئے۔ اور بے خبری کے عالم میں دشمن کو گھیر لیا۔ اکیدر دومہ کو جب حضرت خالدؓ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ سراسیمہ ہو کر بھاگ نکلا۔ جودی بن ربیعہ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لیکن آپ نے حملہ کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ جودی کے گرفتار ہوتے ہی اس کا لشکر بھاگ نکلا۔

جنگ فریض

حضرت خالدؓ اس عظیم فتح کے بعد فریض کی طرف بڑھے فرات کے کنارے رومیوں کا ٹڈی دل لشکر آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ رومیوں نے پیغام بھیجا کہ دریائے فرات کو عبور کر کے آ جاؤ۔ ورنہ ہمارا لشکر عبور کر کے عنقریب ہی پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے سفیر کو جواب نہ دیا۔ جس پر رومی لشکر سے مقابلہ کوئی ہنسی کھیل نہیں تھا۔ رومی آخری فیصلہ کن لڑائی لڑنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت سیف اللہ کے جنگی حملوں نے ان کی کمر توڑ دی۔ اور وہ بھاگ نکلے۔ اس جنگ میں ایک لاکھ رومی مارے گئے۔

فتح دمشق

فتح بصرہ کے بعد حضرت خالدؓ رومی ٹڈی دل لشکر کے مقابلہ کے لئے دمشق پہنچے۔ یوں تو شام میں مسلمانوں کی فوج مصروف پیکار تھی۔ لیکن حضرت صدیق اکبرؓ نے فتوحات کی سست رفتاری دیکھ کر حضرت خالدؓ جیسے برق رفتار جرنیل کو سپہ سالار افواج شام مقرر کیا۔ بلاذری کی روایت کے مطابق حضرت خالدؓ کے ساتھ ۸۰۰ سو جانباز تھے۔ حضرت خالدؓ نے دمشق پہنچ کر اس کو محاصرہ میں لے لیا۔ باب توما پر عمرو بن العاصؓ کو، باب الفرادیس پر حضرت شرجیلؓ کو، باب الجابیہ پر حضرت ضرار ابن الازور کی ڈیوٹی لگا دی۔ کہ وہ چاروں طرف سے نگرانی کریں۔ اور جہاں مسلمانوں کو امداد کی ضرورت ہو امداد دیں۔ دوسرے کسی مشتبہ شخص کو شہر میں داخل نہ ہونے دیں۔ ہرقل اور توما دو سپہ سالار اس شہر کی حفاظت پر تھے۔ یہ دونوں نہ صرف محصورین کو جنگ کے لئے ابھارتے بلکہ موقع پا کر مسلمانوں پر شب خون مارنے سے بھی نہ چوکتے تھے۔

حضرت خالدؓ کے حکم پر ضرار ابن الازور اور عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور ایک ایک نے تنہا دس دس آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر دشمن کی صفوں میں ہلچل ڈال دی۔ ان کی واپسی پر حضرت خالدؓ میدان جنگ میں پہنچے۔ اور دشمن کو مقابلہ کیلئے للکارا۔ کلوص [illegible] مقابلہ کے لئے آیا۔ اس نے جرجیس ترجمان کے ذریعہ حضرت خالدؓ پر رعب جمانا چاہا۔ لیکن آپ نے اس کو ایسا دندان شکن جواب دیا کہ جرجیس بھاگ نکلا۔ اور اس کے بعد کلوص کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیا۔ وہ زخمی ہو کر گرفتار ہو گیا۔ اس کے بعد عزرائیل مقابلہ کے لئے نکلا۔ آپ نے پہلے ہی وار میں اسے گرفتار کر لیا۔ اسی اثنا میں رومی لشکر نے حملہ کر دیا۔ ان کو حملہ آور دیکھ کر حضرت ابو عبیدہؓ نے بھی اسلامی لشکر کو حملہ کا حکم دے دیا۔ رومی حملہ کی تاب نہ لا کر دمشق میں داخل ہو کر قلعہ بند ہو گئے۔ ایک رات جب کہ رومی جشن منا رہے تھے۔ اور شہر پناہ کے سنتری اپنے فرائض سے غافل ہو گئے تھے۔ کہ حضرت خالد بن ولیدؓ اپنے جانباز ساتھیوں کو لے کر کمند پھینک کر فصیل پر چڑھے۔ اور چھپتے چھپاتے دروازے تک پہنچ گئے۔ دربانوں کو قتل کر کے دروازہ کھول کر نعرۂ تکبیر لگایا۔ اور مسلمانوں کا لشکر اللہ اکبر کے نعرے لگاتا ہوا شہر میں داخل ہو گیا۔ جو مقابلہ کے لئے آیا مارا گیا۔ بہتوں نے ہتھیار پھینک کر امان طلب کی۔ ادھر سے حضرت خالدؓ بزور شمشیر فتح کرتے ہوئے بڑھ رہے تھے۔ کہ دوسری طرف کے رومیوں نے حضرت ابو عبیدہؓ سے صلح کر کے باب الجابیہ کھول دیا۔ ان کو معلوم نہ تھا کہ مسلمان بزور شمشیر شہر میں داخل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ دونوں فوجیں حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگیں۔

جنگ بیت

محاصرہ دمشق کے دوران میں اطلاع ملی۔ کہ ہرقل نے ایک لشکر جرار کے مقابلہ کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت خالدؓ کے حکم پر ضرار ابن الازور اس کے مقابلہ کے لئے بڑھے۔ مسلمانوں کی تعداد تھوڑی تھی۔ لیکن وہ خوب جم کر لڑے، اور خوب جم کر لڑے۔ اور خوب داد شجاعت دی۔ اور خود حضرت ضرارؓ ابن الازور بھوکے شیر کی مانند تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ ان کے نیزے کے وار سے وردان کا بیٹا حمران جہنم رسید ہوا۔ تو آدمیوں نے ان چاروں طرف سے گھیر لیا اور ان پر پے در پے حملے کر کے گرفتار کر کے ہرقل کے دارالخلافہ کو روانہ کر دیا۔ حضرت ضرار کی گرفتاری کی خبر جب حضرت خالد کو ملی۔ تو دنیا ان کی نظروں میں تاریک ہو گئی۔ وہ ۱۰۰ جانبازوں کا دستہ لیکر ان کی امداد کے لئے دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے ایک تنگ درہ میں پہنچ کر کمینگاہ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں رومیوں کا لشکر جس میں حضرت ضرارؓ بحیثیت قیدی تھے۔ پہنچ گیا۔ حضرت خالدؓ نعرۂ تکبیر لگا کر ان پر پل پڑے۔ اور سینکڑوں کا صفایا کر کے حضرت ضرارؓ کو ان کی قید سے چھڑا لیا۔ ہرقل کو جب وردان کے بیٹے کی قتل کی اطلاع اور فتح دمشق کی اطلاع ملی تو اس کی ہمت ٹوٹ گئی۔ اس نے ۹۰ ہزار کا لشکر وردان اور جو آگے امداد کے لئے بھیج لکھا۔ کہ اجنادین کے مقام پر مسلمانوں سے کا مقابلہ کرو اور ان کے دانت کھٹے کر دو۔

جنگ اجنادین

اجنادین کے مقام پر دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا۔ حضرت خالدؓ نے صفوں کو ترتیب دیتے ہوئے کہا مسلمانو! آج تمہارا آخری امتحان ہے۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے تو دین و دنیا کی سرخروئی پاؤ گے۔ گو دشمن کی تعداد لاکھ سے بھی بڑھ کر ہے۔ لیکن مسلمانوں کو دشمن کی کثرت سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ اس کا بھروسہ خدا پر ہونا چاہئے۔ حضرت خالدؓ کی تقریر سے مسلمانوں کے دل مضبوط ہو گئے۔ اور وہ آخری فیصلہ کن لڑائی کے لئے مرنے مارنے کے لئے تیار ہو گئے۔

دستور کے مطابق حضرت ضرار عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ نے نکل کر رومیوں پر حملہ شروع کر دیا۔ اور دونوں ۵۰۰/۵۰۰ رومیوں کو قتل کر کے اپنے لشکر کو واپس لوٹے۔ اس کے بعد دیگر بہادر یکے بعد دیگرے میدان جنگ میں پہنچ کر اپنی بہادری کے کارنامے دکھاتے رہے۔ اس کے بعد حضرت خالدؓ نے ایک طوفانی حملہ کر دیا۔ خوب زور شور کی لڑائی ہوئی جس میں دشمن کی توقع کا بیشمار مالی و جانی نقصان ہوا۔ اور رات ہونے پر دونوں فریق اپنے اپنے کیمپوں کو لوٹ آئے۔ رات کو وردان نے اپنے لشکریوں کو طلب کر کے یہ تجویز پاس کی کہ حضرت خالدؓ کو دھوکے سے بلا کر قتل کر دیا جائے۔ ان کے قتل کے بعد مسلمانوں کا لشکر بدل کر بھاگ نکلنے پر مجبور ہو جائے گا۔ عیسائی اس تجویز پر بے حد خوش ہوئے۔ دوسرے دن بجائے وردان نے داؤد کو بطور ایلچی بھیج کر حضرت خالدؓ کو صلح کی بات چیت کے لئے طلب کیا۔ لیکن اسی نے تمام راز طشت از بام کر دیا۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے مشورہ کرنے کے بعد ۱۰ سواروں کو کمینگاہ میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ اور خود مسلح ہو کر وردان سے بات چیت کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت ضرار نے کمینگاہ میں پہنچ کر دشمن کے آدمیوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ حسب وعدہ وردان نے حضرت خالدؓ کو صلح کی بات چیت کے لئے طلب کیا۔ باتوں باتوں میں اس کا لہجہ تلخ سے تلخ تر ہوتا چلا گیا۔ اور حضرت خالدؓ کو ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے آدمیوں کو پکارا۔ لیکن اس کے آدمی تو جہنم رسید ہو چکے تھے۔ اس کی بجائے حضرت ضرار الازور اپنے آدمیوں کو آگے لیکر بڑھے۔ اور وردان کو قتل کر ڈالا۔ جب اس کا سر اچھالا گیا۔ تو رومی یہ سمجھے کہ حضرت خالد بن ولید کو ٹھکانے لگا دیا گیا ہے۔ اور رات مسلمانوں کا جان سلامت لے کر جانا محال ہے۔ لیکن جب حضرت خالدؓ بن ولید نے وردان کا سر نیزے پر چڑھا کر رومیوں کی طرف پھینک کر نعرہ تکبیر لگایا تو وہ فرط حیرت سے انگشت بدنداں ہو گئے۔ اس کے حضرت خالدؓ بن ولید نے ایک زبردست حملہ کیا۔ رومی لشکر نے مقابلہ تو کیا۔ مگر بے دلی سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کر کے ہزاروں کو تہ تیغ کیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ ۵۰ ہزار رومی مارے گئے اور بے شمار مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

اس فتح کی خوشی میں حضرت خالدؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو فتح نامہ کا خط لکھا۔ نیز مال غنیمت بھی بھیجا۔ لیکن افسوس ایسے جرنیل کے قدر دان دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکے تھے۔ اور اب ان کی جگہ حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ منتخب ہو چکے تھے۔ جب یہ خط حضرت عمر فاروقؓ کو ملا تو انہوں نے ابو عبیدہؓ کو جواب میں لکھا کہ خالد کو بھی کا معزول کیا جا چکا ہے۔ کیا ان کو اس بات کی اطلاع نہیں دی گئی۔ حضرت خالدؓ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ تو انہیں بہت افسوس ہوا کہ ابو عبیدہؓ نے یہ راز اب تک کیوں سربستہ رکھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے جواب دیا کہ میں نے تمہاری دل شکنی کے خیال سے اس راز کو نہ کیا۔ حضرت خالدؓ کو کیوں معزول کیا گیا اس کی چند وجوہات تھیں۔

(۱) مالک بن نویرہ کے قتل کے بعد اس کا بھائی حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کر اپنی مظلومیت کی داستان اس انداز سے پیش کی کہ وہ متاثر ہو گئے۔ انہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ سے شکایت کی کہ تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حاکم بنایا ہے۔ جو ان کا خون بہانے سے دریغ نہیں کرتا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو خالد سے والہانہ محبت تھی۔ انہوں نے ان کو بری الذمہ قرار دیتے ہوئے کہا عمر! خالد اللہ کی تلوار ہے میں اسے نیام میں نہیں کر سکتا۔

(۲) حضرت خالد فتوحات کے بعد خمس باقاعدہ بھیجتے رہتے تھے۔ لیکن مال غنیمت کا حساب کبھی نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس غلطی کو گرفت کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا عمرؓ میں خالدؓ پر پابندی نہیں لگا سکتا۔

(۳) شعث بن قیس کو ایک قصیدہ سنانے پر ۱۰ ہزار درہم انعام دیا۔ چنانچہ نویسوں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچایا تو انہوں نے گرفت کی۔

(۴) سب سے بڑی وجہ معزولی کی یہ تھی کہ حضرت خالدؓ کو کبھی کسی لڑائی میں شکست نہیں ہوئی تھی۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں کا یہ خیال تھا کہ جس لشکر کی قیادت خالدؓ ایسے آزمودہ کار جرنیل کر رہا ہو۔ اس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ عوام کے دلوں میں اس اعتقاد کے جاگزیں ہونے کو حضرت عمرؓ شرک سمجھتے تھے۔ اور ان کی معزولی کی علت غائی یہی کچھ تھی۔ اور بس۔

جنگ القدس

یہ عیسائیوں کی مشہور زیارت گاہ تھی۔ حضرت ابو عبیدہؓ کو اس عظیم الشان میلے کی اطلاع ملی تو مسلمانوں کو

اس خطرہ سے آگاہ کیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ صاف صاف کہتے تو شرماتے تھے۔

کیونکہ حضرت خالدؓ کی معزولی کا حکم تازہ تازہ آیا تھا۔ اور حضرت ابو عبیدہؓ کے پرجوش خطبہ کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید خاموش رہے۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن جعفرؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ چنانچہ ان کو ۵۰۰ جانباز دوں کا دستہ دے کر اس مہم کو سر کرنے کے لئے روانہ کر دیا گیا۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے بھیجنے کو تو بھیج دیا۔ لیکن جاسوسوں کی اطلاعات سے پریشان ہو کر حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس پہنچے۔ اور کہا کہ تمہارے سوا عبداللہؓ اور ان کے ساتھیوں کو موت کے منہ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں ہزاروں کا مجمع ہے۔ یہ گنتی کے چند معدود سے مجاہدین اس ہجوم غفیر کے لئے کافی نہیں۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا قسم ہے دوستا آپ سپہ سالار ہیں۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر آپ تو برگزیدہ صحابی ہیں۔ اگر آپ کی جگہ ایک حبشی کو سپہ سالار بنا دیا جاتا تو میں بلا چون وچرا اس کے حکم کی تعمیل کرتا۔ میں تو مسلمانوں کا خادم ہوں۔ اور شہادت کی آرزو لیکر اللہ کی راہ میں نکلا ہوں۔ سپہ سالار کا حکم پا کر اپنے جانباز جاہدوں کو تیاری کا حکم دیا۔ اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ سیاہ پرچم اڑاتے ہوئے میدان جنگ کو چل دیئے اور پہنچتے ہی دشمنوں کی صفوں پر تابڑ توڑ حملے کر کے ان کی صفوں کو درہم برہم کر دیا۔ اس جنگ میں بے شمار رومی کام آئے۔ اور جو باقی بچے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت خالدؓ نے فتح کے بعد عبداللہ بن جعفرؓ کو گلے لگا لیا۔ اور اس فتح کی خوشی میں سجدہ شکر ادا کیا۔

OOO

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

(منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تمام خدائی امتحانوں میں کامیابی و کامرانی حاصل کر چکے تو ایک دن موج میں آکر درخواست کر بیٹھے کہ اے اللہ مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کیسے دوبارہ زندہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے خلیل کیا تجھے میری ربوبیت میں یا طاقت میں شک ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ عرض کرتے ہیں بار الٰہ اگر شک ہوتا تو آزر اور قوم کا مقابلہ کیوں کرتا، نمرود سے مناظرہ بھرے دربار میں کیوں کیا جاتا، میں تو صرف عین الیقین کا خواہشمند ہوں۔ آنکھوں سے مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ایسا کیجئے کہ چار پرندے لے لیجئے۔ اپنے ساتھ مانوس کر دیجئے۔ ان کو خوب کھلایئے پلایئے۔ اپنے ساتھ ہلا لیجئے۔ جب خوب ہل جائیں تو پھر انہیں ذبح کر کے ان کے سر جدا، پر جدا، پاؤں جدا اور ان کے گوشت کا قیمہ کر کے الگ الگ پہاڑ کی چوٹیوں پر رکھ دیجئے۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرغ، ایک کبوتر، ایک کوا اور ایک مور لیے اور ان چاروں کو خوب دانہ دنکا کھلایا، اپنے ساتھ ہلایا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ان میں سے کسی پرندے کو بلاتے تو وہ بھاگا بھاگا اڑتا ہوا آتا اور حکم کی تعمیل کرتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان چاروں کو ذبح فرمایا اور جسم کے چار حصے کر کے پہاڑ کی مختلف سمتوں میں رکھ دیا۔ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہر ایک پرندے کو اس کے نام سے بلانا شروع کیا مثلاً یا ایھا الدیک۔ اے مرغے، یا ایھا الحمام۔ اے کبوتر، تو ایک دم آپ کی پکار پر پہاڑوں سے گوشت کا قیمہ اڑنا شروع ہو گیا۔ ہر پرندے کا گوشت، پوست، پر اور ہڈی اپنی اپنی جگہ پر لگ کر جڑ گئے اور چاروں پرندے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے، دانہ چگنے لگے اور اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں اپنی آنکھوں سے قدرت خداوندی کا مشاہدہ کیا۔ اس واقعہ میں کوئی قابل حیرت بات نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت سے بڑھ کر بھی کوئی بات نہیں۔ جس نے ساری کائنات پیدا فرمائی اور لاکھوں قسم کی مخلوقات ان جہانوں میں پیدا فرما دیں جن کو سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی شان ربوبیت پر زبان حال سے یہ گواہی دے رہا ہے وفی کل شئی لہ ایۃ تدل علی انہ واحد ہر چیز میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات جلوہ گر نظر آئے گی جو توحید خداوندی پر گواہی دے رہی ہے۔ لیکن ستیاناس ہو عصر حاضر کے ان مادہ پرستوں اور ملحدین کا جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے علم و حکمت وقدرت کو بھی اپنی عقل نارسا اور کوتاہ فہم سے ناپتے اور جانچتے ہیں جس طرح غلام احمد پرویز اور اس کے رفقاء نے قرآنی واقعات میں اپنی مرضی کے مطابق تاویلیں کیں اور اپنی منشا کے مطابق قرآنی آیات کے معانی و مطالب بیان کئے۔ یہاں آنجہانی مسٹر غلام احمد پرویز نے حضرت ابراہیمؑ کے اس واقعہ کو جس طرح پیش کیا میں وہ پیش کر رہا ہوں لیکن پہلے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے۔ پھر پرویز کا ترجمہ درج کروں گا آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ اس بدبخت اور ملعون نے کیسے

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص نامہ منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی - حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قرآن میں تحریف کی ہے۔

سورت البقرہ کی آیت ۲۶۰ پ۳: ترجمہ: اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے، اے پروردگار میرے دکھلا دے مجھ کو کہ کیوں کر زندہ کرے گا تو مردے۔ فرمایا کیا تو نے یقین نہیں کیا۔ کہا کیوں نہیں لیکن اس واسطے چاہتا ہوں کہ تسکین ہو جاوے میرے دل کو۔ فرمایا تو پکڑ لے چار جانور اڑنے والے پھر ان کو ہلا لے اپنے ساتھ، پھر رکھ دے ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا اک ٹکڑا، پھر ان کو بلا، چلے آویں گے تیرے پاس دوڑتے اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے

قارئین اب ذرا اس دور کے مرتد غلام احمد پرویز کا ترجمہ دیکھ لیجئے۔

حضرت ابراہیم نے اللہ سے کہا کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی مردہ قوم بھی از سر نو زندہ ہو جائے؟ اور اگر یہ ممکن ہے تو مجھے بتا دیجئے کہ اس کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ اللہ نے کہا پہلے تو بتلاؤ کہ تمہارا اس پر ایمان ہے کہ مردہ قوم کو حیاتِ نو مل سکتی ہے؟ ابراہیم نے کہا اس پر تو میرا ایمان ہے لیکن میں اس کا اطمینان چاہتا ہوں۔ اللہ نے کہا تم چار پرندے لو۔ وہ شروع میں تم سے دور بھاگیں گے انہیں آہستہ آہستہ سدھاؤ کہ وہ تم سے مانوس ہو جائیں آخرالامر ان کی یہ حالت ہو جائے گی کہ اگر تم انہیں الگ الگ مختلف پہاڑیوں پر چھوڑ دو اور انہیں آواز دو تو وہ اڑتے ہوئے تمہاری طرف آجائیں گے بس یہی طریقہ ہے حق سے نامانوس لوگوں میں زندگی پیدا کرنے کا۔ تم انہیں اپنے قریب لاؤ اور نظام خداوندی سے روشناس کراؤ۔ یہ نظام اپنے اندر اتنی قوت اور حکمت رکھتا ہے کہ اسے چھوڑ کر یہ کہیں نہ جا سکیں گے۔ بحوالہ مفہوم القرآن ص۱۰۳

قارئین کرام :۔ قرآن پاک میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وان الشیطن لیوحون الیٰ اولیاءھم ترجمہ:۔ اور بے شک شیاطین اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں یعنی وساوس ان کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں مسٹر غلام احمد پرویز کی طرف بھی شیاطین مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح الہام کیا کرتے تھے اور پرویز کے خود ساختہ ترجمہ کو بھی ذرا گہری نظر سے پڑھیں جو نہ تو عربی لغت کے لحاظ سے درست ہے اور نہ ہی کسی مفسر قرآن نے آج تک یہ ترجمہ کیا ہے یہ پرویز کے ذہن کی اختراع کے سوا کچھ نہیں۔ اب یہ خود انصاف سے انصاف کیجیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو مردوں کو زندہ کرنے کا مشاہدہ طلب کر رہے ہیں لیکن پرویز کی تاویل دیکھیے کہ مردہ قوموں کے اسرار و رموز بیان کرنا شروع کر دیئے

مردہ قوموں کی زندگی کے لئے جو ہدایات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کی گئیں وہ کوئی حضرت ابراہیم کے ساتھ مختص نہ تھیں بلکہ یہی طرق اور اصول دیگر انبیاء علیہ السلام بھی اپناتے رہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے دلی اطمینان کی اس میں کیا بات ہے؟

حق سے مانوس شدہ لوگوں کو پرکھنے کا کیا یہی اچھا اصول ہے کہ پہلے نبی اپنی قوموں کو الگ پہاڑیوں پر چھوڑ آیا کریں پھر آواز دے کر بلائیں تو وہ دوڑتے ہوئے چلے آویں گے۔ کیا یہی طریقہ ہے مردہ قوموں کی دوبارہ زندگی کا۔

وَاَعْلَمْ: تو جان لے کا مطلب یا تغیر جو پرویز نے کی ہے مثلاً تم انہیں اپنے قریب لاؤ اور نظام خداوندی سے روشناس کراؤ۔

ان اللہ عزیز حکیم:۔ یہ نظام اپنے اندر اتنی قوت اور حکمت رکھتا ہے کہ اسے چھوڑ کر یہ کہیں اور نہ جا سکیں گے ص۱۰۳

یہ مطلب یا تغیر قرآن کس لفظ اور آیت کی ہے جو پرویز ملعون نے کی ہے سوائے اس کے کہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

خالص اور سفید
صاف و شفاف
شکر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ ـ بندر روڈ ـ کراچی

اخبار ختم نبوت

چک سکندر پور تحصیل کھاریاں میں قادیانیوں کی مورچہ لگا کر زبردست فائرنگ، ایک مسلمان شہید، کرفیو کا نفاذ

چک سکندر نمبر ۳۰ کھاریاں سے ڈنگہ روڈ پر سات کلومیٹر پر واقع ہے اس چک میں قادیانی اور مسلمان باہمی طور پر مل جل کر رہائش پذیر تھے۔ قادیانیوں نے شرارت کرتے ہوئے تین جولائی ۱۹۸۸ء کو مباہلہ کی کتابچہ گھر گھر پھینکا تو چک کے مسلمانوں کے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دھوریہ نے ایک درخواست ڈی سی گجرات کو دی۔ جس کے نتیجہ میں دو مساجد قادیانیوں سے آزاد کرالی گئیں۔ کچھ عرصہ بعد قادیانیوں نے پھر شرارت کرتے ہوئے مسجد سے ملحقہ دائرہ (دارہ) میں اپنی حصہ داری کا شوشہ چھوڑا۔ اس پر جناب اے سی شیخ زبیر مسعود نے ۱۵ فروری کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا لیکن مرزائیوں نے پھر شرارت کی جس کا مسلمانوں نے سختی سے نوٹس لیا ۲۰ مئی ۸۹ء کو مرزائیوں کے مربی حمید احمد اور اس کے دو باڈی گارڈوں نے ناجائز ریوالور سے حملہ کیا مسلمانوں نے اسلحہ چھین لیا اور مسلمانوں کے خلاف دفعہ ۳۲۵ کے تحت مقدمہ درج ہوا۔

میاں امیر صاحب احتجاجی جلوس لے کر اے سی کھاریاں کے پاس گئے چنانچہ مرزائیوں کے خلاف ۳۰۷ کے تحت مقدمہ درج ہوا بعد میں مرزا کرم الٰہی مجسٹریٹ نے فریقین کا راضی نامہ کرا دیا جس کی شرائط درج ذیل ہیں

۱۔ قادیانی مبلغ کو نکالنے اور آئندہ نہ آنے کا یقین دلایا گیا۔ لیکن دوسرے روز قادیانی منحرف ہو گئے۔ تو جناب راجہ ریاض صاحب ایس ایچ او کھاریاں راجہ محمد فاروق صاحب ڈی ایس پی اور اے سی کھاریاں جناب قاضی جاوید احمد لودھی نے انہیں بلا کر حمید احمد مربی کو نکالنے کا حکم دیا۔ اس دوران فریقین کی طرف سے گولیاں چلتی رہیں لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس پر مجبور ہو کر ایک پنچایت قادیانیوں نے موضع دھوریہ میں بلائی تو مسلمانوں کی طرف سے مندرجہ ذیل شرائط صلح کے لئے رکھی گئیں۔

۱۔ کلمہ شریف کا بیج کندھے پر سے اور دیوار دروازہ سے ہٹائیں۔

۲۔ مسجد اور دارہ میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہوگا

۳۔ مرزائیوں کی عبادت گاہ کو بشکل مسجد تعمیر نہ کرنا اور بنائے گئے مینار، محراب و منبر و گنبد گرا دینا ہوگا

۴۔ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہ میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر اذان یا کسی قسم کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہ ہے

۵۔ قادیانی اپنا لٹریچر تقسیم نہیں کریں گے۔

۶۔ مسلمانوں کی کسی جائیداد میں جو کہ مقبوضہ اہل اسلام ہے کسی طور بھی دخل اندازی نہ کرنا

۷۔ گاؤں کے موجودہ قبرستان میں کوئی قادیانی دفن نہیں ہوگا۔ وہ اہل اسلام کی ملکیت میں رہے گا۔

۸۔ دونوں طرف سے فوجداری دیوانی مقدمات واپس لئے جائیں گے

۹۔ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل کرنا ہوگا۔

۱۰۔ قادیانی اپنے آپ کو اقلیت تسلیم کریں تو پر امن زندگی گزار سکتے ہیں۔

۱۱۔ مسلمان قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دے سکتے ہیں

مندرجہ بالا شرائط کو قادیانیوں نے تسلیم کیا اس وقت جناب اے سی کھاریاں قاضی جاوید احمد لودھی موجود تھے لیکن ابھی دستخط نہیں ہوئے اس دوران ۲۶ افراد مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے مقامی مسلمانوں کی یہ کامیابی مثالی ہے۔

اتنی کامیابی پورے ملک میں کہیں نہیں ہوئی اس کامیابی کا سہرا آج سے پندرہ سال قبل قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے والے مجاہد میاں محمد امیر صاحب کے سر پر ہے۔ جوان دنوں الفتح جامع مسجد چک سکندر نمبر ۳۰ کے خطیب ہیں۔ میاں محمد امیر صاحب کی اس کامیابی کی وجہ سے مقامی قادیانی میاں محمد امیر کے جانی دشمن بن گئے۔ چنانچہ قادیانیوں نے میاں محمد امیر کو ختم کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور ان پر مسلح حملہ آور ہوئے

قدرت کا کرشمہ دیکھئے جب میاں محمد امیر پر فائرنگ کی گئی میاں صاحب بال بال بچ گئے لیکن میاں صاحب کے دو ساتھی ایک احمد خان شہید ہو گئے اور دوسرے زخمی۔ میاں صاحب کے گھر والے جائے موقعہ پر پہنچے تو قادیانیوں نے میاں صاحب اور ان کے گھر کو نذر آتش کر دیا۔ جس پر مقامی مسلمانوں نے جوابی حملہ کر کے قادیانیوں کے تین افراد کو جہنم رسید کیا دریں اثنا امن قائم رکھنے والے اداروں نے چک سکندر نمبر ۳۰ میں کرفیو نافذ کر کے امن

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز

عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز

دوکان نمبر ۹۱، N.P

صرافہ بازار میٹھادر کراچی

فون: ۲۴۵۵۷۳

قائم کیا اور گاؤں کو مزید خون خرابے سے بچایا احمد خان شہید کے جنازہ میں دور دراز علاقہ کے لوگ شامل ہوئے جبکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے چوہدری محمد خلیل صاحب گجرات سے اور گوجرانوالہ سے حافظ محمد ثاقب چوہدری غلام نبی ڈاکٹر غلام محمد اور میر عبداللطیف نے وفد کی صورت میں جنازہ میں شرکت کی اور مولانا کریم بخش مرکزی مبلغ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی نمائندگی کی۔ احمد خان شہید کو دفن کرنے کے بعد چک سکندر نمبر ۳ کے کٹر قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے قادیانیت سے تائب ہوئے اور اسلام کے دامن رحمت میں آئے۔

سکندر پور کھاریاں کا واقعہ قادیانیوں کی گھناؤنی سازش ہے
ملتان میں عالمی مجلس کے راہنماؤں کا مشترکہ بیان

ملتان (نامہ نگار) سکندر پور تحصیل کھاریاں میں قادیانیوں کی کھلی جارحیت سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ قادیانی اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر خون مسلم کی ہولی کھیلنا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد ملک کے امن کو تہ بالا کرنا اور غیر ملکی سلامتی کو داؤ پر لگانا ہے۔ تاکہ اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود کی پیشگوئی کو پورا کر کے موجودہ تقسیم کو ختم کر کے اسے اکھنڈ بھارت میں تبدیل کر سکیں۔ اور یوں ان کے لئے قادیان کا راستہ کھل جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی ناظم مولانا اللہ وسایا، سابق صدر بار ایسوسی ایشن مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ و صدر انجمن انوار الاسلام علامہ عبدالحق مجاہد نے اپنے مشترکہ اخباری بیان میں کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مزید کہا کہ قادیانی یہودی و ہندو لابی کے مکمل ایجنٹ ہیں۔ اور ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اس قسم کی ناپاک حرکات کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کا کھاریاں کے نواح سکندر پور میں مسلمانوں پر حملہ کرنا اور ایک مسلمان کو شہید کرنا۔ ایک بہت بڑی جسارت ہے۔ اس کی تہ میں ایک گھناؤنی سازش ہے قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کھاریاں کے نواح کے واقعے سے پوری مسلم آبادی میں زبردست اشتعال پیدا ہو گیا ہے۔ خطرہ ہے کہ حالات کوئی سنگین صورتحال نہ اختیار کر جائیں۔ اس سے پہلے کہ کوئی خطرناک صورتحال سامنے آئے۔ حکومت کو اس مسئلہ کی نزاکت کا احساس ہو جانا چاہیئے۔ قادیانیوں کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جائے پورے ملک میں ان کی عبادت گاہوں میں ہونے والی سازشوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ علامہ عبدالحق مجاہد نے کہا

———— . قادیانی

تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد کھاریاں کے واقعہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے جائے واردات پر جا چکا ہے جو مسلسل مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے رابطہ رکھے ہوئے ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم قادیانیوں کی اس دیدہ دلیری کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کا فوری طور پر سدباب کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے جذبات کی تسکین ہو۔

بھیرہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

بھیرہ (پ ر) عید الفطر کے موقعہ پر مسمیٰ ظفر محمود ولد غلام الٰہی محلہ اسلامی باغ بھیرہ نے اپنے بہن بھائیوں اور والدہ سمیت مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ کے دفتر

مجاہد ختم نبوت چوہدری احمد خان شہید کا خون رنگ لائے گا

مولوی غلام محمد قادیانی جماعت کے امیر چک سکندر نمبر ۳ بمعہ ۵ خاندانوں کے مسلمان ہو گئے

گجرات (نمائندہ ختم نبوت) چک سکندر تحصیل کھاریاں میں قادیانیوں کی فائرنگ سے ایک مسلمان احمد خان شہید ہو گئے ان کا خون رنگ لایا۔ اور مقامی مربی سمیت ۵ قادیانی خاندانوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام محمد قادیانی جماعت کے امیر چک نمبر ۳ کھاریاں محمد اقبال ولد عبداللہ بمعہ اہل و عیال، ولایت خان ولد عبداللہ بمعہ اہل و عیال رحمت خان ولد جلال خان بمعہ اہل و عیال، غلام حیات مہر بمعہ اہل و عیال، محمد اسلم ولد محمود بمعہ اہل و عیال، نذیر بیگم زوجہ محمد علی بمعہ اہل عیال، محمد اسلم ولد اکرم علی بمعہ اہل و عیال محمد اقبال مہر بمعہ اہل و عیال، غلام سرور مہر بمعہ اہل و عیال، لال خان ولد عقیل بمعہ اہل و عیال، فضل احمد ولد رحمت بمعہ اہل عیال، محمد اصغر بمعہ اہل و عیال، سردار خان ولد نور محمد بمعہ اہل و عیال، نذر حسین بمعہ اہل و عیال، مبارک احمد بمعہ اہل و عیال، خان موچی بمعہ اہل و عیال، غلام محمد ولد محمد حیات بمعہ اہل و عیال، خان محمد بمعہ اہل و عیال، بہادر خان مہر بمعہ اہل و عیال فضل کریم ولد رحمت لوہار بمعہ اہل و عیال، محمد شفیع ولد رحمت بمعہ اہل و عیال، محمد شریف حجام بمعہ اہل و عیال، غلام محمد بمعہ اہل و عیال، خان محمد مہر بمعہ اہل و عیال، سردار ولد نور علی بمعہ اہل و عیال، محمد اسلم نائی بمعہ اہل و عیال، میاں عبدالرحمٰن، عزیز بیگم زوجہ غلام رسول، محمد وارث، بابو عزیز، محمد افضل گورسی، نور بیگم زوجہ سلطان، نصرت بی بی زوجہ لیاقت محمد اشرف گورسی، سردار ولد غلام محمد، سردار بیگم زوجہ شاہ محمد، محمد بوٹا ولد سردار خان، منشی غلام علی، میر بیگم زوجہ سردار خان گجر، راج بیگم، محمد خان ولد عبداللہ، سکینہ بیگم زوجہ بوٹا خان، فضلاں بیگم، بشیراں بیگم، محمد ہاشم، سردار خان ولد فتح، شریا اقبال ولد بشیر احمد یہ ان لوگوں کے علاوہ ہیں جو پہلے مسلمان ہو چکے ہیں (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گجرات)

میں حضرت مولانا صاحبزادہ ابرار احمد امیر مجلس اور خطیب مرکزی جامع مسجد بگویہ کے دست حق پر اسلام قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ گروہ کاشنات کو غیر مشروط طور پر آخری نبی و رسول تسلیم کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی دجال و کذاب، مرتد کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے ہمارا قادیانیوں اور لاہوری گروپوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اراکین مجلس حزب الانصار اور دیگر احباب نے نومسلم خاندان کی مالی اعانت کی۔ ان کے اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ اور استقامت کی دعا کی۔

جڑانوالہ کی انتظامیہ قادیانیوں کی پشت پناہی کررہی ہے۔ بے گناہ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ محمد متین خالد

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے صدر محمد متین خالد نے اپنے ایک اخباری بیان میں تحصیل جڑانوالہ کے گاؤں چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں ضمانت پر رہا ہونے والے قادیانیوں کی طرف سے اندھا دھند فائرنگ کرکے دو مسلمانوں اور تین سرکاری اہلکاروں کو زخمی کرنے کے واقعہ کو انتہائی اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسلح جارحیت کے اس منصوبہ کا ایک حصہ ہے جس کے تحت کھاریاں کے نہتے مسلمانوں پر فائرنگ کرکے انہیں شہید کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر نے ۱۹ جون کو لندن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب پاکستان کے قادیانی مسلمانوں کی مخالفت میں پہل کریں گے مرزا طاہر کی اس تقریر کے بعد جڑانوالہ اور کھاریاں کے واقعات لمحہ فکریہ ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی مختلف شاذو نادر اور تخریب کاری کے مختلف واقعات کے ذریعے مختلف مذہبی تہواروں کے موقعہ پر مسلمانوں کو مشتعل کرکے ملکی حالات کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے وفاقی حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ جب تک قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں کرایا جاتا۔ اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ نہیں کردیا جاتا۔ اس وقت تک قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو روکنا ممکن نہیں۔ انہوں نے صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانی ملزمان کے خلاف کاروائی کرکے انہیں قرار واقعی سزا دے انہوں نے جڑانوالہ انتظامیہ پر الزام لگایا ہے کہ انتظامیہ مکمل طور پر قادیانیوں کی پشت پناہی کررہی ہے چک نمبر ۵۶۳ گ ب کے واقعہ کے بعد بے گناہ مسلمانوں کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ اور ان پر سخت تشدد کیا گیا۔ بے گناہ مسلمانوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر انتظامیہ قادیانیوں کی اسی طرح سرپرستی کرتی رہی تو آنے والے دنوں خصوصاً محرم الحرام میں قادیانی غنڈہ گردی۔ اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کے سبب حالات خراب ہونے کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

قادیانی ڈائریکٹر کو اٹامک انرجی کمیشن میں شامل نہ کیا جائے تحفظ ناموس صحابہؓ کانفرنس کا مطالبہ

فیصل آباد (نامہ نگار) سمن آباد کالونی میں شہدائے ناموس صحابہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ممتاز عالم دین مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر علماء کرام نے تقریریں کیں۔ بعدازاں مولانا منیر فاروقی صدر انجمن شبان اہلسنت نے چھ قرار دادیں پیش کیں جن کو متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا۔ پہلی قرار داد میں صدر پاکستان وزیر اعظم اور چیف آف دی آرمی سٹاف سے مطالبہ کیا گیا کہ اسرائیل کے ایجنٹ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو اٹامک انرجی کمیشن پاکستان میں شامل نہ کیا جائے۔ اور ملک کے تمام ایٹمی توانائی کے اداروں سے ڈاکٹر عبدالسلام جاسوس کا داخلہ بند کیا جائے۔ اور دنیا کے مایہ ناز مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ہر طرح حفاظت کی جائے۔ دوسری قرار دادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ آئین اور قانون کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں کے پیش نظر کلیدی عہدوں پر تمام قادیانی غیر مسلموں کو الگ کیا جائے۔ اور مندرجہ ذیل نئے تعینات کئے جانے والے قادیانی غیر مسلموں کو فوراً سبکدوش کیا جائے۔ نسیم احمد قادیانی مستقل سفیر اقوام متحدہ، چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس، رشید شریف ڈپٹی سیکرٹری فنانس گوجرانوالہ کے ایڈمنسٹریٹر پبلک ورکس پروگرام کرنل عزیز الملک قادیانی کو بلاتاخیر علیحدہ کرکے مسلمانوں کو ان کے عہدوں پر تعینات کیا جائے۔ تیسری قرار داد کے ذریعے صوبائی وزیر اعلیٰ پنجاب آئی جے آئی اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ اور ۲۳ مارچ کے نام نہاد صد سالہ جشن پر پابندی لگانے کے بعد قادیانی ملک خصوصاً صوبہ پنجاب میں خون خرابہ کرنا چاہتے ہیں جس کی موثر روک تھام کی جائے۔ چوتھی قرار داد کے ذریعہ وزیر اعلیٰ پنجاب آئی جے آئی سے مطالبہ کیا گیا کہ ۱۷ سال سے فیصل آباد میں تعینات سی آئی اے سٹاف کے ڈی ایس پی قادیانی کو سمندری سے کسی اور ضلع میں تعینات کیا جائے ورنہ عوام ۱۵ یوم کے اندر اندر شدید مظاہرہ کریں گے۔

لمحہ فکریہ

تقلید مغرب لے جا رہی ہے جہنم کو
سرخرو ہوتا ہے انسان، مسلمان بن کر

برائے مہربانی ذرا سوچئے، اسلامی تہذیب اپنائیے اور عاقبت سنوارئیے۔ شکریہ
(مخلص: حاجی عبدالرزاق)

قادیانیوں کو مسلمان اور حدود آرڈیننس کو کالعدم قرار نہیں دیا جا سکتا

دوسرے مذاہب کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اسلامی قوانین میں مداخلت کرے، پاکستان کا دورہ کرنے والے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے وفد کو حکومت پاکستان کا جواب

اسلام آباد (حنیف خالد وقائع نگار خصوصی) باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے قادیانیوں اور حدود آرڈیننس کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطالبات مسترد کر دیئے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایک وفد نے جو پاکستان کے دورے پر آیا ہوا ہے قادیانیوں کے ساتھ پاکستان میں مبینہ طور پر ہونے والے امتیازی سلوک ختم کرنے اور حدود آرڈیننس کے تحت کوڑوں، سنگسار یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزاؤں کے خاتمے کے لئے کہا ہے مگر حکومت پاکستان نے وفد کو دوٹوک الفاظ میں بتا دیا ہے کہ جو بھی ہو آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کی سزائیں معاف نہیں کی جائیں گی۔ حدود آرڈیننس کے تحت سزائیں مذہب اسلام کے عین مطابق ہیں یا اسلام کے تحت چوری پر ہاتھ کاٹنے، زنا پر سنگسار کرنے اور دوسرے جرائم پر کوڑے مارنے کی سزاؤں کا پاکستان میں جو اطلاق کیا گیا ہے کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں کو اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اس میں مداخلت کرے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے چار رکنی وفد نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ قادیانیوں کو دوسرے مسلمانوں کے مطابق حقوق دیئے جائیں جس پر حکومت کی طرف سے واضح کیا گیا کہ پاکستان کے آئین میں متفقہ طور پر کی جانے والی ترمیم کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں ان کا عقیدہ اسلام کے منافی ہے۔ اسلام کے منافی عقائد رکھنے والے غیر مسلم ہیں اس لئے انہیں مسلمانوں کے مساوی حقوق نہیں دیئے جا سکتے۔ قادیانی دوسری اقلیتوں ہندو، سکھ اور عیسائیوں کی طرح ایک اقلیت ہیں تاہم دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانیوں کو تمام بنیادی انسانی حقوق حاصل ہیں ان کے لئے دوسری اقلیتوں کی طرح اسمبلیوں میں الگ نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل پر یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو آئین و قانون کے تحت تمام حقوق دیئے گئے ہیں ان سے کسی قسم کا امتیازی سلوک نہ تو کیا گیا ہے نہ کیا جائے گا۔

جنگ لاہور ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء

قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بڑھ گئی ہیں ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا

لاہور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں اور تخریبی کاروائیوں کے خلاف گذشتہ دنوں ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا جس میں علماء نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ملک بھر مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں بڑھ گئی ہیں جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں مولانا محمد اجمل قادری نے کہا کہ کھاریاں اور وجڑانوالہ میں مسلمانوں کیساتھ قادیانیوں کی زیادتیاں ناقابل برداشت ہیں جامع مسجد رحمانیہ عبدالکریم روڈ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد امجد خان، جامع مسجد نوشہ شیران فیکٹری میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ مولانا کریم بخش علی پوری نے کہا کہ قادیانی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس قسم کے واقعات کے ذریعہ ملک بھر میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جامع مسجد امن باغبانپورہ مولانا اسحاق قادری جامع قدیریہ فیض باغ سے قاری ممتاز احمد مدینہ مسجد مکھن پورہ میں مولانا سرفراز احمد جامع مسجد رحمانی مغلپورہ میں مولانا نذیر سیال جامع مسجد قینچی امرسدھو قاری حنیف جامع مسجد ماڈل ٹاؤن میں مولانا خلیل الرحمن جامع مسجد قاسمیہ شاہدرہ میں حافظ محبوب الٰہی جامع مسجد انارکلی شاد باغ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا قاری محمد نذیر عثمانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کھاریاں وجڑانوالہ کے شرپسند قادیانیوں کو گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے صوبائی دارالحکومت کی دیگر سینکڑوں مساجد میں عالمی تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا۔

لاہور میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

لاہور (نامہ نگار) عید کے دوسرے روز کھاریاں کے قریب گاؤں موضع چک سکندر میں مرزائیوں کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد امیر اور انکے ساتھیوں پر فائرنگ کر کے ایک مسلمان کو شہید اور دیگر کو زخمی کرنے وجڑانوالہ کے قریب گاؤں چک ۵۹۵ گ ب میں قادیانی گماشتوں کی جانب سے مسلمانوں پر بلاجواز فائرنگ کے خلاف اور اسی طرح ملک کے دیگر حصوں میں قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور غنڈہ گردی کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا اور اس سلسلہ میں لاہور کی مختلف مساجد جن میں جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ آسٹریلیا مسجد مسجد القدس مسجد رحمانیہ مسجد شہداء جامعہ مدنیہ جامع مسجد نوشہ بند روڈ مکی مسجد انارکلی سمیت شہر بھر کے تمام مکاتب فکر کی مساجد میں احتجاجی قرار دادیں منظور کی گئیں اور ان قرار دادوں میں کھاریاں اور وجڑانوالہ کے قریب گاؤں میں قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں پر بلاجواز فائرنگ اور غنڈہ گردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان شرپسند اور غنڈہ عناصر قادیانیوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے تاکہ آئندہ انہیں اس قسم کی غنڈہ گردی کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

ننکانہ صاحب میں ایک قادیانی کی گرفتاری

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) مقامی پولیس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے مجاہدین کو دھمکیاں دینے کے الزام میں ایک مقامی قادیانی کو گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین نے ڈی ایس پی ننکانہ سید منظور علی شاہ کو ایک تحریری شکایت کے ذریعہ مطلع کیا کہ قادیانی جماعت کا مقامی عہدیدار نعیم احمد گذشتہ روز اپنی کار نمبر ۶۲۹۹ HX میں اپنے چند مسلح قادیانی ساتھیوں کے ہمراہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آیا اور وہاں موجود مجاہدین ختم نبوت کو آتشیں اسلحہ کی نمائش کرتے ہوئے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مذکورہ گاڑی میں وہاں سے فرار ہو گیا

جسے بعد ازاں پولیس نے ریڈ کر کے گرفتار کر لیا جبکہ اس کے دیگر ساتھی تاحال لاپتہ ہیں، واضح رہے کہ مذکورہ قادیانی نعیم احمد پہلے بھی اشتعال انگیز کارروائیوں کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے ناظم مولانا شوکت علی شاھد پر قاتلانہ حملہ کی ناکام کوششیں بھی کر چکا ہے۔ پولیس نے ملزم کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے جوڈیشنل حوالات شیخوپورہ بھیج دیا ہے۔

چھ قادیانیوں نے حکیم سرور کی داڑھی نوچی اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا

تھانہ لنڈیانوالہ کے ایس ایچ او کی قادیانیت نوازی، عالمی مجلس ننکانہ کے راہنماؤں کا احتجاج

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) نواحی گاؤں چک نمبر ۳۶ گ ب تھانہ لنڈیانوالہ کے کونسلر حکیم غلام سرور کو ایک قادیانی بشیر احمد کی شہ پر چھ افراد رفیق ولد عبدالعزیز، نصیر، رمضان، مزمل حسین، وغیرہ نے زبردست تشدد کا نشانہ بنایا اور اس کی داڑھی کو بھی نوچا جس سے حکیم غلام سرور زخمی ہو گیا اور اسی حالت میں تھانہ لنڈیانوالہ پہنچا اور تحریری طور پر اس کی شکایت انچارج تھانہ کو کی۔ لیکن ایس ایچ او رانا مسرور احمد نے جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملزموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ بعد ازاں ایس ایچ او مذکور نے اپنے قادیانی دوستوں طاہر محمود عرف طاری اور ظہیر احمد کے کہنے پر درخواست گزار کو ملزمان سے زبردستی صلح کرنے کے لئے کہا۔ درخواست گزار کے انکار اور انصاف مانگنے پر ایس ایچ او رانا مسرور نے اسے فحش گالیاں دینا شروع کر دیں ''دو اور چھتر'' لگانے کی دھمکیاں دیں۔ بعد ازاں زبردستی صلح نامہ پر دستخط کروا لئے۔ اور کہا کہ خبردار آئندہ کسی بھی قادیانی کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرانے کی کوشش کی تو زبردست مزا چکھاؤں گا۔ گذشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے رہنماؤں حاجی عبدالحمید رحمانی، محمد متین خالد اور مولانا شوکت علی شاھد نے اسسٹنٹ کمشنر جڑانوالہ سے ملاقات کی اور انہیں اس تمام واقعے سے آگاہ کرتے ہوئے پرزور مطالبہ کیا کہ قادیانی نواز ایس ایچ او رانا مسرور احمد کے خلاف فوری تادیبی کارروائی کی جائے اور اسے فوری طور پر تھانہ لنڈیانوالہ سے ہٹایا جائے اور اس واقعہ کے مرتکب ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کیا جائے۔

عالمی مجلس کے راہنما

بین الاقوامی تبلیغی دورے پر روانہ ہو گئے

لندن (رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دورکنی وفد مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل بین الاقوامی تبلیغ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ حضرات دنیا بھر کے تمام ممالک کا دورہ کریں گے اور امتِ مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں گے۔ مختلف اجتماعات، مجالس، محافل و تقاریب سے خطاب فرمائیں گے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کا افتتاح کریں گے۔ یاد رہے کہ قادیانی اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے بیرونِ ملک خصوصاً مغربی ممالک میں پہنچ رہے ہیں۔ اور جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی مشینری تیز کی ہوئی ہے ان کے تعاقب اور مذہبی فریضہ ادا کرنے کے لیے مجلس کے علماء کرام دنیا کے چپہ چپہ پر "مسئلہ ختم نبوت" سمجھائیں گے۔ دریں اثنا یہ وفد برطانیہ کے دورے پر سرگرم ہے۔

مرزائیے میں توسیع پر

عزیز آباد کراچی میں احتجاجی قرارداد

کراچی عزیز آباد بلاک نمبر ۸، فیڈرل بی ایریا میں قادیانیوں نے اپنے مرزائیے سے ملحقہ زمین پر قبضہ کر لیا اور تعمیرات شروع کر دیں جس سے علاقہ میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے وہاں کی تمام مساجد میں ایک قرارداد کے ذریعے مندرجہ ذیل مطالبہ کیا گیا ہے۔ ہم اہلیان عزیز آباد، بلاک نمبر ۸، فیڈرل بی ایریا کراچی کے اجتماع مصلیان جامع مسجد الماس / مسجد اکابرینِ اسلام مسجد مینار کے توسط سے حکام متعلقہ سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ فوراً قادیانی ٹولہ کو اپنی عبادت گاہ کی حدود کو سڑک تک تقریباً ۲۰۔۲۵ فٹ آگے تک بڑھانے سے روکا جائے۔ اگر فوری طور پر کوئی کارروائی نہ کی گئی تو علاقہ کے مسلمانوں میں عام بے چینی میں مزید اضافہ ہوگا۔ جو نقص امن کا باعث ہو سکتا ہے اس قرارداد کی نقول ڈائریکٹر جنرل کے ڈی اے میئر بلدیہ کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی، حلقے کے ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کو روانہ کی گئیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

گلاسگو میں جلسہ ختم نبوت

گلاسگو: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ مئی بروز اتوار سینٹرل جامع مسجد گلاسگو میں عظیم الشان جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی حضرت مولانا مفتی مقبول احمد نے خطاب کیا۔ اس جلسے کا اعلان جنوری ۱۹۸۹ء میں کر دیا گیا تھا۔ جلسہ رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا محترم مولانا باوا صاحب نے کہا کہ قادیانیت روبہ زوال ہے جب سے مرزا قادیانی نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اسی وقت سے قادیانی کثیر تعداد میں مرزائیت سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ خود ربوہ میں قادیانیوں میں ہی ایک جماعت مرزا طاہر فیملی اور قادنیت کے خلاف کھڑی ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادنیت کی سرکوبی میں

مصروف عمل ہے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزو ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلامبالغہ بیسیوں آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کا فرادر دائرہ اسلام سے خارج ہے آخر میں یہ جلسہ مولانا مفتی مقبول کے مختصر بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مکتوب چونڈہ

- قادیانیوں کی غنڈہ گردی
- مجلس عمل کے راہنما مولانا زاہد الراشدی مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا دورہ
- احتجاجی مظاہرہ اور جلسہ

۱۵ جون کو چونڈہ میں قادیانی گروہ کے افراد نے مسلمان نوجوانوں پر مسلح حملہ کر کے اور چونڈہ کی مرکزی جامع مسجد پر پتھراؤ کر کے جس شرمناک غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا ہے وہ قادیانیوں کی اس طے شدہ پالیسی کا حصہ ہے جو وہ ملک بھر میں اور بالخصوص پنجاب میں لاقانونیت اور بدامنی کی صورت حال پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس مہم میں انہیں ان بین الاقوامی لابیوں کی پشت پناہی حاصل ہے جو پاکستان کے حالات کو جان بوجھ کر بگاڑنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تاکہ ملک پر لادین عناصر کا غلبہ ہو اور وہ دینی قوتوں کو منتشر کر کے قادیانیت کے تحفظ کا سامان فراہم کر سکیں۔ چونڈہ کے واقعہ کے بارے میں اے سی پسرور اور ڈی ایس پی نے جو بیان دیا ہے وہ خلاف واقعہ اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے ہم نے چونڈہ کی جامع مسجد کے مینار اور دیگر مقامات کو خود دیکھے ہیں جو قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا نشانہ بنے ہیں اور ہم اپنے اس شاہدہ کی روشنی میں اے سی اور ڈی ایس پی کی طرف سے حقائق کے منافی بیان دینے اور رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی شدید مذمت کرتے ہیں اور پنجاب حکومت سے ان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ چونڈہ کے مسلمانوں نے اس واقعہ پر جس اتحاد اور جوش و جذبہ کا مظاہرہ کیا ہے ہم اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایف آئی آر کے مطابق تمام ملزموں کو گرفتار کیا جائے ان سے اسلحہ کی برآمدگی کی جائے اور کیس کو گول کرنے کی پالیسی ترک کی جائے ورنہ اس کے نتائج سنگین ہوں گے اور ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہو گی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا اللہ یار راشد، مولانا خدا بخش، مولانا محمد رمضان قاسمی اور مولانا سید مہدی حسین شاہ نے چونڈہ کا دورہ کیا اور جامع مسجد شاہ فیصل میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرنے کے علاوہ ایک احتجاجی جلوس کی قیادت کی جو مسجد فیصل سے شروع ہو کر مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا مرکزی جامع مسجد پر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے شرکاء نے اے سی پسرور اور ڈی ایس پی کی طرف سے قادیانیوں کے حق میں بیان پر شدید احتجاج کیا اور ان کے خلاف پرزور نعرہ بازی کی مجلس عمل کے راہنماؤں نے چونڈہ ہسپتال میں قادیانیوں کے مسلح حملہ میں زخمی ہونے والے نوجوانوں کی عیادت کی اور ان کی صحت یابی کے لیے دعا کی۔ دریں اثناء جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل کے قائدین نے چونڈہ کے عوام کو یقین دلایا کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ان کے مطالبات کی منظوری کے لیے ان سے بھرپور تعاون کرے گی۔

کنری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ثانی ربوہ کنری جہاں قادیانیوں کی کثیر تعداد آباد ہے یہاں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بخاری چوک کنری میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز عشاء شروع ہوئی اور رات دو بجے تک جاری رہی۔ سب سے پہلے قاری عبدالقادر نے تلاوت قرآن پاک کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد ٹنڈو آدم سے آئے ہوئے راشد مدنی نے جلسے سے خطاب کیا اور سندھ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزی پر تشویش کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مرکزی مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی نے حکومت کی قادیانیت نوازی پر حکومت کو متنبہ کیا کہ دشمنان رسول ﷺ کو اس قدر نہ نوازا جائے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی مرکزی مبلغ کوئٹہ نے اپنے خطاب کہا کہ کوئٹہ کے غیور مسلمانوں نے بلوچستان میں قادیانیوں کا رہنا دوبھر کر دیا ہے۔ مولانا نذیر احمد بلوچ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں کا تعاقب ہر اس جگہ تک کیا جائے گا جہاں وہ جائیں گے۔ آخری مفصل خطاب حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے کیا۔ اپنے مفصل بیان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں کی کتابوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا ثابت کیا۔ مرکزی مبلغ مولانا حفیظ الرحمٰن نے قراردادیں پیش کیں جو حاضرین مجلس نے متفقہ رائے سے منظور کیں۔ (۱) چیف سیکرٹری کنور ادریس (سندھ) کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ (۲) نسیم احمد قادیانی جس کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے اسے فوری طور

برطرف کیا جائے اور اس کی جگہ کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ (۳) قادیانیوں نے اپنی جھوٹی نبوت کی صد سالہ تقریبات جہاں بھی منائی ہیں ان پر آئین پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا جائے (۴) ختم نبوت یوتھ فورس کے مطالبات فوری طور پر منظور کیے جائیں۔ جلسہ میں جو چیز سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث بنی وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پورٹریٹ تصویر تھی جس کو اس کی اصل شکل میں تیار کرکے اس کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا گیا تھا اور جلسہ گاہ میں اسٹیج کے ساتھ آویزاں کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا عبیداللہ چانڈیو صاحب نے جوشیلے انداز میں خطاب کیا۔ کمپیئرنگ کے فرائض سرپرست اعلیٰ ختم نبوت یوتھ فورس عبدالغفار مغل نے انجام دیئے اور صدر ختم نبوت یوتھ فورس محمد صفدر صاحب نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔

جڑانوالہ میں قادیانی شرانگیزی اور انتظامیہ کی مرزائیت نوازی پر شدید احتجاج۔

پچھلے دنوں قادیانیوں نے جڑانوالہ کے نواحی گاؤں چک نمبر ۵۶۳ گ ب قرآن پاک کی بے حرمتی کرتے ہوئے نذر آتش کیا۔ قادیانیوں کی طرف سے اس شرانگیز حرکت پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔ اس طرح انتظامیہ نے قادیانی ملزموں کو گرفتار کرلیا۔ وہی قادیانی ملزم ایک ہفتہ قبل ضمانت کروا کر واپس آئے۔ اور آتے ہی مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے چک نمبر ۵۶۳ کے مسلمانوں پر منظم منصوبہ بندی کے تحت اندھا دھند فائرنگ کی۔ جس سے دو مسلمان شدید زخمی ہوئے۔ جو ابھی تک لاہور کے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ جہاں ابھی تک ان کی حالت نازک ہے۔ اس واقعہ کے فوراً بعد جڑانوالہ انتظامیہ نے بے گناہ مسلمانوں کو بھی گرفتار کرکے ان پر بے پناہ تشدد کیا۔ آج جمعۃ المبارک کا عظیم اجتماع مرزائیوں کی طرف سے مسلمانوں کی جانے والی اندھا دھند فائرنگ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف قانونی طور پر فوری کارروائی کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس سلسلہ میں جڑانوالہ میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ اجتماع عظیم جڑانوالہ کی انتظامیہ کی طرف سے قادیانیوں کی سرپرستی اور پشت پناہی کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گرفتار شدہ مسلمانوں کو فوری رہا کیا جائے۔ بے گناہ مسلمانوں پر تشدد اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے والی انتظامیہ کے افراد کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ چک ۵۶۳ گ ب اور ننکانہ صاحب کے قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں زوروں پر ہیں۔ ان کے قادیانیوں کے گھروں میں جمع کیا ہوا ناجائز اسلحہ فوری برآمد کیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔ اور قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ یہ اجتماع مسلمانوں سے قرآن کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے زخمی ہونے والے مسلمانوں کے تحفظ وصحت یابی کے لئے دعا کی اپیل کرتا ہے

قادیانیوں نے مرزا طاہر کے ارشارے پر بربریت اور تشدد کا وطیرہ اپنا لیا ہے۔
گوجرانوالہ پہنچنے پر عالمی مجلس کے راہنما چوہدری محمد خلیل کا خطاب۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت گجرات کے صدر چوہدری محمد خلیل ایک روزہ دورے پر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ گیٹ گوجرانوالہ میں تشریف لائے۔ انہوں نے ۱۶ جولائی ۱۹۸۹ء کے حادثہ کھاریاں چک نمبر سکندر کا ذکر کرتے ہوئے قادیانیوں کی طرف سے ہونے والے ظلم وتشدد اور درندگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے اپنے گرو مرزا طاہر کے اشارے پر وطن عزیز کے پرامن ماحول کو پراگندہ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت مختلف اضلاع میں تشدد اور بربریت کا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ چنانچہ منڈی بہاؤالدین، چونڈہ، جڑانوالہ، لاہور اور سرگودھا کے واقعات قادیانیت کے ظلم کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جماعتی کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے ہونے والے قتل ودہشت گردی سے متاثر ہوکر چک سکندر نمبر ۳ کی طرف سے ہونے والی قتل کی وارداتوں اور دہشت گردی سے متاثر ہوکر چک نمبر ۳ احمد مرزائی اور ایک اور باثر مرزائی کے ساتھ تھانہ آیا۔ اور ایس ایچ او منڈی کو رشوت سے ملک مکا کرلیا۔ اور حکیم غلام سرور کو گالیاں دیں۔ اور ڈرا دھمکا کر صلح نامے پر دستخط کرا لئے۔ حکیم غلام سرور نے صاحبزادہ طارق محمود اور دوسرے راہنماؤں سے ملاقاتیں کیں۔ اور اس کے بارے میں بتایا۔ اور ان کی ہدایت پر جڑانوالہ کے صدر سے رابطہ کیا۔ جڑانوالہ ختم نبوت کے راہنما غفار احمد نے انتظامیہ جڑانوالہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس ایس ایچ او مسرور کے خلاف رشوت لینے۔ اور تھانہ میں ایک شہری کے ساتھ زیادتی کرنے کے الزام میں انکوائری کرائی جائے۔ اگر یہ انکوائری نہ ہوئی تو ختم نبوت راست قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ جڑانوالہ پر ہوگی۔

غلام نبی گکسی کا تنظیمی دورہ

کندہ کوٹ (نامہ نگار) جناب غلام نبی گکسی ضلعی صدر ختم نبوت یوتھ فورس نے باہو کھوسہ اور شکارپور کا دورہ کیا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی دیں۔ کیوں کہ یہ ایک بہت بڑی منزل ہے۔ جو ابھی ہمیں طے کرنی ہے۔ اگر کسی کو کوئی چیز حاصل کرنا ہوتی ہے تو وہ اس چیز کے لئے دن رات کام کرتا ہے۔ اس لئے اس منزل پر پہنچنے کے لئے ہمیں آرام کی کوئی ضرورت نہیں۔ جتنا ہوسکے۔ جماعت کے لئے کام کیا جائے۔ رات کو بھی دن سمجھ کر کام کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کی شہید ختم نبوت احمد خان کے نماز جنازہ میں شرکت

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے راہنماؤں ڈاکٹر غلام محمد حافظ ثاقب غلام نبی، علامہ محمد احمد لدھیانوی مولانا خالد حسن مجددی مولانا عبدالرحمٰن آزاد نے کھاریاں کے قریب چک سکندر نمبر ۳ میں قادیانیوں کی فائرنگ سے ایک مسلمان احمد خان کے شہید ہونے اور متعدد زخمی ہونے والے افراد کے علاوہ مکانوں کو نذر آتش کرنے پر اس

باقی صـ۲۶ پر

بابو حبیب اللہ امرتسری رحؒ

حدیث ظہور امام مہدی اور مرزا قادیانی

مرزا صاحب قادیانی اپنے رسالہ نور الحق حصہ دوم (مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع مفید عام لاہور کے صفحہ ۱۳ کی سطر ۳۔۴۔۵۔۶ میں لکھتے ہیں:۔

"پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔ اور اسی طرح ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس دیکھو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی۔"

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی اپنے رسالہ اسلام کی پہلی کتاب کے صفحہ ۳۹ اور رسالہ حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ کے حصہ اول کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:۔

"حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ تو اس زمانہ میں ایک ہی رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا۔ اور ایسا گرہن جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے کبھی کسی مدعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئیگا چنانچہ فرمایا۔ ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس في النصف. فرمایا رسول صلعم نے کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے دو نشانیاں مقرر ہیں کہ اس کے زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگیگا۔"

مولوی محمد نذیر صاحب مولائی اپنے رسالہ نیرہ احمدی مطبوعہ ۱۳۳۰ھ صدر بازار پیرایہ قیصر صفحہ ۱۲ اور ۱۳ کے حاشیے پر لکھتے ہیں:۔

"یہ حدیث دارقطنی میں موجود ہے۔ عن محمد علی الباقر بن زين العابدين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله البيهقي وغيره المحدثين۔

(ترجمہ) روایت ہے محمد باقر بیٹے زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہم سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو کبھی نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں (یعنی وہ کبھی کسی دوسرے نبی یا امام کے لئے نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اور وہ یہ ہیں) چاند گرہن ہوگا اول رات میں (یعنی جن راتوں میں چاند گرہن ہوتا ہے اُن کی اول رات میں) رمضان سے اور سورج گرہن ہوگا نصف میں (یعنی اس مدت کے نصف میں جس میں سورج گرہن ہوتا ہے) اسی ماہ رمضان میں اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔"

اقول۔ (۱) سنن دارقطنی جلد اول (مطبع انصاری دہلی) باب صفة الخسوف والكسوف وهيئتهما صفحہ ۱۸۸ پر لکھا ہے۔

"حدثنا ابو سعيد الاصطخري ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ثنا يونس بن بكير عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علي قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموات والارض" (ترجمہ) کہا امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین نے کہ تحقیق واسطے مہدی ہمارے کے دو نشان ہیں نہیں ہوئے یہ دونوں جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے۔ گرہن لگیگا چاند کو واسطے پہلی رات کے رمضان سے اور گرہن لگیگا سورج کو رمضان کے نصف میں۔ اور نہیں ہوئے یہ جب سے اللہ تعالٰی نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔"

(۲) مندرجہ بالا الفاظ امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن علیؓ کے ہیں نہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ دراصل یہ روایت موضوع ہے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت یحیی نے کہا ہے کہ وہ کچھ شے نہیں ہے۔ جوزجانی نے کہا وہ بہت جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا رافضی تھا صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا موضوع روایتیں بیان کرتا ہے ثقات سے۔ امام بخاری نے فرمایا منکر الحدیث ہے۔ یحیی نے کہا نہ لکھو اس کی حدیث کو۔ نسائی و دارقطنی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے (دیکھو میزان الاعتدال جلد دوم صفحہ ۲۶۸) اس روایت کی سند میں دوسرا راوی جابر بن یزید جعفی ہے۔ کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہیں دیکھا میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا۔ کہا یحیی بن یعلی نے کہ کہا گیا واسطے زائدہ کے کہ کیوں نہیں تم روایت کرتے ان تین آدمیوں سے کہ ابن ابی لیلی و جابر جعفی و کلبی ہیں۔ کہا اس نے اللہ کی قسم جابر جھوٹا تھا۔ رجعت کے ساتھ ایمان رکھتا تھا۔ کہا احمد نے چھوڑ دیا جابر کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔ نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے اور کہا کہ وہ ثقہ نہیں ہے (اور نہ لکھی جاوے حدیث اس کی) حاکم نے کہا کہ وہ جاعل جانے والا ہے حدیث کا۔ کہا جریر بن عبدالحمید بن ثعلبہ نے میں نے اس کا ارادہ کیا۔ پس کہا واسطے میرے لیث بن ابی سلیم نے نہ آ پاس اس کے۔ پس وہ کذاب ہے۔ کہا جریر نے نہیں ہے جائز یہ کہ اس سے روایت کی جاوے۔ تھا ایمان رکھتا ساتھ رجعت کے۔ کہا ابو داؤد نے نہیں ہے نزدیک میرے وہ قوی بیچ حدیث کے۔ کہا یحیی بن یعلی نے سنا میں نے زائدہ سے کہ کہتا تھا کہ جابر جعفی رافضی تھا۔ اور صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ کہا ابن سعد نے کہ وہ مدلس تھا اور ضعیف تھا اپنی رائے اور روایت میں۔ جھوٹا کہا اس کو سعید بن جبیر نے۔ کہا عجلی نے غالی شیعہ تھا۔ اور مدلس تھا۔ جھوٹا کہا اس کو ابن عیینہ نے۔ ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی تھا۔ عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھا (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶ تا ۵۱) پس حق بات یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ اس سے استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔

(۳) اس مندرجہ بالا روایت کے الفاظ سے یہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) رمضان کے مہینہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند کو گرہن لگیگا (۲) رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگیگا (۳) جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں ایسے دو نشان کبھی نہیں ہوئے۔

مرزا صاحب کے وقت میں ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوئے تھے۔ اس لئے مرزا جی نے ان ہر دو واقعات کو مدنظر رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نور الحق حصہ دوم صفحہ ۹۰، تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵، چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۱۴ کے حاشیے اور نزول المسیح صفحہ ۲۲۰ پر مندرجہ بالا روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:۔

"چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی

ہیں یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں (پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷-۲۸-۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف و کسوف رمضان میں ہوں گے ۔"

اس کتاب میں ذیل میں دو مسلم بزرگوں کا ترجمہ درج کرتا ہوں ۔ ذرا غور سے سنئے !

(۱) حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات کے دفتر دوم کے مکتوب شصت و ہفتم (مطبع روز بازار امرتسر صفحہ ۱۰۵) پر لکھتے ہیں :-

"در وقت ظہور سلطنت او در چہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زمان و بر خلاف حساب منجمان ۔"

(۲) نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں :

"و محمد بن علی گفتہ مہدی را دو آیت است کہ نبودہ از روزیکہ خدا آسمان و زمین آفریدہ کسوف گیرد ماہتاب در شب اول از ماہ رمضان و آفتاب در نصف رمضان و اجتماع ایں ہر دو کسوف در ما بے گاہے نبودہ ۔"

(۳) مرزا جی کے وقت میں ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوا اور بعد اس کے ۱۳۱۲ھ ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان گرہن پھر دوبارہ ہوا ۔ اس پر مرزا صاحب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۵ اور چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۱۴ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں :-

"اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں ۲ مرتبہ واقع ہونگے ۔ چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے ۔ ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں ۔"

عرض طلبیب ۔ مرزائی علماء حدیث کی کس کتاب سے صحیح مرفوع روایت نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت اٹھائیسویں تاریخ کو ماہ رمضان میں ہوگا جیسا کہ مرزا جی نے نور الحق کے حصہ ۲ کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے ۔

دوسری عرض یہ ہے کہ حدیث کی کس کتاب سے صحیح مرفوع یا موقوف روایت نکال کر دکھائیں جس میں آیا ہو کہ مہدی کے وقت یہ دو مرتبہ ماہ رمضان میں ہوں گے ۔

آخری قسط

مرزا قادیانی کی شخصیت

ایک آسان جائزہ

از : مولانا محمد عارف سنبھلی

کتنا بڑا بہتان باندھا ہے مرزا نے اللہ کی اس شریعت پر جو حضرت موسیٰ کو عطا کی گئی تھی ، اور کیسی صریح تکذیب ہے قرآنی بیانات کی ، ہر آدمی بہ آسانی اس کو محسوس کر سکتا ہے ۔

جھوٹ نمبر ۲

اللہ کے مقدس نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان باندھتے ہوئے مرزا نے لکھا ۔

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے ، کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ)

مرزا نے اللہ کے رسول کو شراب پینے والا کہہ کر اپنا جس گندی فطرت کا مظاہرہ کیا ہے اس کو ہر شریف انسان پوری طرح محسوس کر سکتا ہے

جھوٹ نمبر ۳

مرزا قرآن اور حدیث کی طرف منسوب کر کے یہ صریح جھوٹ بولتے ہیں (ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی ۔

(اربعین ص ۳ صفحہ ۲۰۰۲)

مرزا قطعی جھوٹے ہیں قرآن شریف اور احادیث رسول میں ہرگز یہ بات نہیں فرمائی گئی ۔

جھوٹ نمبر ۴

امت کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے ذرا پہلے آسمان سے نازل ہوں گے جب تک نبی بننے کا سودا مرزا صاحب کے سر میں نہیں سمایا تھا اس وقت تک ان کا عقیدہ بھی یہی تھا اس وقت انہوں نے حدیث شریف کے حوالے سے لکھا تھا ۔

۱۔ صحیح مسلم میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا (ازالہ اوہام ص ۳۶)

اور دوسری کتاب میں لکھا ۔

۲۔ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئیگا (کشتی نوح ص ۲۶)

مگر جب خود نبی ، رسول اور مسیح موعود ہونے کے دعویدار ہو گئے اور قرآن مجید کی وہ آیتیں جن میں حضرت عیسیٰ کے متعلق پیش گوئیاں تھیں اپنی طرف کو پھیری ہوئے بتلانے لگے تو انہوں نے کہا ۔

" تمام حدیثیں پڑھ لو حضرت عیسیٰ کے سلسلہ میں آسمان کا لفظ نہ پاؤ گے (چشمہ معرفت ص ۲۲۰)

جھوٹ نمبر ۵

" قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے ۔ کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی (کشتی نوح ص ۵)

مرزا قطعی جھوٹے ہیں قرآن مجید میں ہرگز یہ بات نہیں فرمائی گئی ۔

مرزا جی فرماتے ہیں ۔

جھوٹ نمبر ۶

قرآن شریف صاف اور صریح لفظوں میں فرماتا ہے کہ کوئی انسان بجز زمین کے کسی جگہ زندہ نہیں رہ سکتا " (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۴۲)

(۲) اس بات پر اجماع صحابہ ہو چکا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں"۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۲۳۴-۲۳۵)

(۳) اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے"۔ (نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۲)

اس کے قطعی برعکس

۴۔ یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے، اور نہیں مرے (اور مردوں میں سے نہیں (نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۱)

ہم نے عبارت کے جس آخری حصہ پر بریکٹ لگایا ہے (اور مردوں میں سے نہیں) وہ دراصل ولیس من المیتین" کا ترجمہ ہے مرزا صاحب نے اس کا ترجمہ نہیں لکھا تھا بہر حال یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے کہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بابت یہ فرمایا گیا ہے، ہرگز قرآن مجید میں یہ نہیں فرمایا گیا پھر خود مرزا کے بیان میں تناقض بھی ہے، یہ کھلی دلیل ہے مرزا کے جھوٹا ہونے کی خود مرزا نے لکھا بھی ہے کہ

جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۱۱)

جھوٹ نمبر ۲

مرزا صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کی نسبت لکھتے ہیں۔

میں پہلے اس سے چند دفعہ لکھ چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا تھا کہ وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہونگے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہی بیبیوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس پیشین گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا"۔ (ازالہ اوہام طبع پنجم صفحہ ۲۹۶)

اتنی بات تو صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمائی تھی مگر اس میں دو جھوٹ مرزا نے ملائے ہیں (۱) ایک یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیشین گوئی کی حقیقت معلوم نہ تھی ۲ دوسرا یہ کہ ازواج مطہرات نے حضور کے روبرو ہی ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے تھے یہ دونوں باتیں مرزا نے بنائی ہیں اس طرح کی کوئی روایت تاریخ تک قادیانی دکھا سکے اور نہ قیامت تک دکھا سکتے ہیں۔

مرزا نے ہزاروں صریح جھوٹ بولے ہیں یہاں ان کے سات آٹھ جھوٹ محض نمونہ کے طور پر ذکر کئے گئے ہم مرزا جی کے الفاظ میں کہتے ہیں کہ۔

" جھوٹے پر خدا کی لعنت (براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۱۱)

تو یہ ہے مرزا جی کا حلیہ جس میں ان کی کوئی کل سیدھی نہیں، وہ انگریز کے خادم اور جی حضوریئے بھی ہیں، انبیاء علیہم السلام اور مقربان بارگاہ الٰہی پر بہتان بھی باندھتے ہیں قرآن مجید کے غلط حوالے دے دے کر صریح سے صریح جھوٹ بھی بولتے ہیں، حدیثوں میں سخت تحریف اور چوری بھی کرتے ہیں خلاصہ یہ کہ سب سے نمایاں وصف ان کا کذب بیانی اور دروغ گوئی ہے اس کے باوجود اگر وہ اپنی زندگی میں اہل علم کو مباہلہ کا چیلنج دیتے تھے اور ان کے بعد ان کے چیلے یہ چیلنج دیتے ہیں تو محض وہی بات ہے جو شروع میں بے حیا چور کی مثال دیکر لکھی جا چکی ہے اس کے سوا کوئی دوسری بات نہیں۔

یہاں آخر میں اہل اسلام اور خاص طور اہل علم حضرات کی خدمت میں ایک ضروری گزارش یہ ہے کہ اس بات میں تو کوئی شک یا شبہ نہیں کہ ماضی میں فتنہ قادیانیت کے توڑ پر ایک پورا کتب خانہ وجود میں آ چکا ہے، اہل حق نے اس فتنہ کی سرکوبی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی مگر قاعدہ کی بات یہ ہے کہ جب تک کوئی فتنہ دنیا میں موجود ہو اس وقت تک اس کی تردید و ابطال کا کام بھی جاری رہنا چاہیئے ماضی کی بات لوگ بھول بھی جاتے ہیں اور کتابیں بھی ذہنوں سے نکل جاتی ہیں پھر آیت

باقی صفحہ ۲۶ پر

کچھ بھروسا نہیں

شاہین اقبال اثر کراچی

نام لے لے کے ان کا جیئے جایئے
یوں مزہ زندگی کا لیئے جایئے
حق کا پیغام جگ کو دیئے جایئے
سطحِ ایمان کا کچھ بھروسہ نہیں

پیروی زمانے سے کیا فائدہ
دارِ فانی سجانے سے کیا فائدہ!
اس کے دھوکے میں آنے سے کیا فائدہ
گھر مزین بنانے سے کیا فائدہ
عارضی جان کا کچھ بھروسا نہیں

کب فسانہ حقیقت میں ڈھل جائے یہ
جانے کب اپنا مسکن بدل جائے یہ
ان سے ملنے کی خاطر مچل جائے یہ
کیا کسی کو خبر کب نکل جائے یہ
روح مہمان کا کچھ بھروسا نہیں

معصیت کی جہاں سے بھی آجائے بو
حکم قرآن دیتا ہے لاتقربوا
کرکے خود اپنی ہی خواہشوں کا لہو
آپ ہو جائیں فوراً وہاں سے رفو
دل کے میلان کا کچھ بھروسا نہیں

ان کی قربت کا کچھ تو مزہ لیجئے
یوں دیارِ بتاں میں نہ آ لیجئے
گر مقابل حسینوں کو پا لیجئے
اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے
نفس و شیطان کا کچھ بھروسا نہیں

نفس ہے دوستو ایسی ملعون شے
دل کو مدہوش کر دیتی ہے اسکی لے
اب اثر ہم نے کر لی ہے یہ بات طے
نفسِ انسان مثلِ سمندر کہ ہے
اس میں طوفان کا کچھ بھروسا نہیں

طائف کا سفر

★ محمد اورنگزیب ہری پور

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نبوت مل جانے کے بعد تقریباً نو برس تک مکۃ المعظمہ میں تبلیغ فرماتے رہے۔ اور قوم کو دین اسلام کی طرف رغبت دلاتے رہے۔ لیکن تھوڑے سے لوگ ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ آخر کار رسول صلی اللہ علیہ وسلم طائف کیطرف تشریف لے گئے۔ کہ وہاں قبیلہ بنی ثقیف کی بڑی جماعت ہے۔ اگر وہ لوگ مسلمان ہو گئے تو شائد مسلمانوں کو کچھ راحت اور سکون مل سکے۔ اور دین اسلام کے پھیلنے کی بنیاد پڑ جائے۔ وہاں پہنچکر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بنی ثقیف کے تین سرداروں سے ملاقات کی انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف دعوت دی۔ مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ اور عرب کی مشہور مہمان نوازی کے لحاظ سے عرب کے ایک نووارد کی خاطر مدارت کی۔ بلکہ صاف جواب دے دیا۔ اور نہایت بے رخی اور بداخلاقی سے پیش آئے۔ اور آپ علیہ والسلام کو اپنے شہر سے باہر نکال دیا۔ اور شہر کے لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ تاکہ وہ آپؐ کا مذاق اڑائیں، تالیاں پیٹیں، اور پتھر ماریں۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک خون سرخ ہونے کی وجہ سے رنگین ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں واپس ہوئے۔

جبرائیل علیہ السلام نے آکر سلام کیا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی گفتگو جو آپس میں ہوئی سنی۔ اور اس کے جوابات سنے۔ اور ایک فرشتہ کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے۔ جس کے متعلق پہاڑوں کی خدمت ہے۔ ... وہ فرشتہ حاضر ہوا۔ اور سلام کیا۔ اس کے بعد عرض کیا۔ جو ارشاد ہو میں اس کی تکمیل کروں۔ اگر ارشاد ہو تو دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا دوں۔ جس سے یہ کچل جائیں۔ یا اور سزا جو آپؐ تجویز فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ "میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کی امید رکھتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہ ہوئے تو ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی پرستش کریں۔ اور اس کی عبادت کریں"

نونہالانِ ختم نبوت

مرتبہ: سہیل باوا

بچے بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

حضرت ابوبکر صدیق

★ خورشید احمد سالک سرگودھا

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے پیارے نبیؐ سے صرف دو سال چھوٹے تھے۔ بچپن ہی سے آپس میں گہرے دوست تھے۔ یہاں تک کہ تجارت بھی اکٹھے کیا کرتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اظہار فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے پہلے اسلام لائے۔ آپ مکہ میں غریب پروری اور انسانی ہمدردی پر مہربان تھے۔ آپؓ نے کئی غلاموں کو آزاد کرایا۔ جب خدا کے نبیؐ اور آپ کے ساتھیوں کو کفار نے دکھ دینے شروع کر دیئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے کر مدینہ کیطرف چل پڑے۔ اور غار ثور میں کئی دن ٹھہرے رہے۔ سخاوت میں آپ بڑے مشہور تھے۔ جب مدینہ پہنچے تو مسجد کے لئے زمین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؓ نے مسلمانوں اور کفار کے درمیان لڑی جانے والی جنگوں میں حصہ لیا۔ اور ہمیشہ حضورؐ کے ساتھ رہے۔ جب حضورؐ بیمار رہے تو آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد آپ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ بنے۔ آپ کے خلیفہ بنتے ہی بہت سارے فتنے پیدا ہوئے۔ ان میں سے کئی ایک نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور بعض جاہل لوگ ان کے حامی بن گئے۔ بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے

زبان

★ محمد عمر فاروق بہاولنگر

ہر انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔ زبان کہنے کو تو ایک گوشت کا چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ لیکن دراصل یہی انسان کی اچھائی اور برائی کا تعین کرتی ہے۔ اچھے الفاظ اچھی تہذیب کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ کسی کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ اسے عظمت کی بلندیوں پر یا ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچا سکتا ہے۔ ہم کسی انسان کو اچھائی یا برائی کا سرٹیفکیٹ دینے سے پہلے اس کے انداز بیان پر غور کرتے ہیں۔ الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کر کے انہیں عملی جامہ پہنانے سے پہلے ان پر خوب غور کرنا چاہئے۔ تاکہ ہماری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے۔ جس سے کسی کو دکھ پہنچے۔ الفاظ کا زہر جب جسم میں اترتا ہے۔ تو ہم میں آگ کا ایک نہ ختم ہونے والا الاؤ روشن ہو جاتا ہے۔ جسے آنسوؤں کے سیلاب سے بھی نہیں بجھایا جا سکتا کتنے اچھے ہوتے ہیں وہ انسان جو ہر وقت اچھے الفاظ کی پھلجھڑیاں بکھیر کر لوگوں میں خوشیوں کے چراغ روشن کرتے ہیں۔

دو باتیں

★ ایم ٹی جاوید مانا نوالہ شیخوپورہ

حضرت لقمان ایک دن اپنے شاگردوں اور دوستوں کو ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے سامنے آکے کھڑا ہو گیا۔ وہ کافی دیر آپ (لقمان) کی صورت دیکھتا رہا۔ اور پھر بولا تم وہی ہو نا جو فلاں مقام پر میرے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں۔ تب اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ مرتبہ تمہیں کیونکر حاصل ہوا۔ فرمایا دو باتوں سے۔ ایک تو سچ بولنا۔ اور دوسرے فضول باتیں یعنی ضرورت سے زیادہ باتیں نہ کرنا۔

معلومات

محمد ارشد ارشی واہ کینٹ

۱۔ تاریخ اسلام میں پہلی مسجد مسجد قبا تھی۔

۲۔ اسلام میں قرآن کے پہلے حافظ حضرت عثمانؓ تھے۔
۳۔ اسلام کا پہلا باقاعدہ پرچم سفید رنگ کا تھا۔
۴۔ اسلام میں پہلا مؤذن حضرت بلالؓ تھے۔
۵۔ قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں رابرٹ طرابلسی نے کیا جو قرآن کریم کا پہلا ترجمہ تھا۔
۶۔ حضورؐ پر سب سے پہلے ایمان حضرت خدیجہؓ نے لایا۔
۷۔ تاریخ اسلام میں حجاج بن یوسف پہلا شخص تھا جس نے قرآن کریم پر اعراب لگائے۔
۸۔ قرآن مجید کا اردو ترجمہ سب سے پہلے حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے کیا۔
۹۔ قرآن مجید کا جرمن زبان میں سب سے پہلا ترجمہ مارٹن لوتھر نے کیا۔
۱۰۔ حضورؐ نے پہلا تجارتی سفر ۹ سال کی عمر میں کیا۔
۱۱۔ پہلا غزوہ غزوہ الجا تھا۔
۱۲۔ قرآن مجید کا فارسی میں سب سے پہلا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ نے کیا۔

کرامات امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ

مولنا قاضی محمد اسرائیل، مانسہرہ

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات حق ہیں فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے اور نبی کو اس میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہوتا جبکہ کرامت اللہ کے ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتی ہے اس میں ولی کو بھی قطعی یقین اور علم نہیں ہوتا یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھی جائے کہ معجزہ میں نہ تو نبی کا خود اپنا دخل ہوتا ہے اور نہ ہی کرامت میں ولی کو دخل ہوتا ہے معجزہ اور کرامت اللہ پاک کا فعل ہوتا ہے نبی اور ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے جب قارئین کرام کے ذہن میں یہ بات آ چکی کہ کرامت اللہ کے ولی کے ہاتھ پر صادر ہوتی ہے اور اس کو صادر کرنے والا اللہ پاک ہی ہوتا ہے۔

اب میں چند کرامات حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سفینۂ قرطاس پر نقل کرتا ہوں جناب صوفی غلام مصطفیٰ سیریا فرماتے ہیں ایک دن شاہ جی لاہور میں خطاب فرما رہے تھے کہ اچانک بارش شروع ہو گئی بعض لوگ کچھ حرکت کرنے لگے شاہ جی فاتحانہ انداز میں گرج کر فرمایا بیٹھو کوئی متنفس نہ اٹھنے پائے میں تقریر کروں گا اور تم سنو گے بارش رک سکتی ہے مگر بخاری کی تقریر نہیں رک سکتی خدا کی شان دیکھئے ادھر شاہ جیؒ نے یہ الفاظ فرمائے ادھر بارش رک گئی بادل چھٹ گئے اور چاند اپنی نورانی صورت دکھانے لگا اور بخاریؒ اپنی تقریر کے جوہر دکھانے لگا۔

مولانا عبدالرحمٰن میانوی فرماتے ہیں ایک دن شاہ صاحب اور میں مظفر گڑھ کے ایک قصبہ میں وعظ کے لئے جا رہے تھے راستہ کچا، کڑاکے کی دھوپ پڑ رہی تھی شدید گرمی کا موسم تھا دو ڈیڑھ میل آگے پیدل جانا تھا تھوڑی دور چلے کہ مجھے بہت گھبراہٹ ہوئی میں نے کہا شاہ جی یہ دھوپ اور گرمی کا عالم ابھی کتنی دور پہنچنا ہے کیا بنے گا؟ یہ سن کر شاہ جی نے مجھے تو کچھ جواب نہ دیا ایک دم آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا ہم کسی اپنے کام تو نہیں جا رہے چند منٹوں میں کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں دور دور تک بادل کا نشان نظر نہیں آتا تھا وہاں ہر طرف سے بادل گھر گھر کر آنے لگے نہ گرمی رہی نہ وہ دھوپ مزے کا موسم ہو گیا ان تینوں کرامتوں کو سید امین گیلانی نے اپنی کتاب چند علماء حق میں بیان کیا ہے،

یہ حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے شاہ صاحب پر بہت مہربانیاں نازل فرمائیں تھیں آپ کو اللہ پاک نے قرآن پاک کا سچا عاشق پیدا کیا تھا آپ قرآن و سنت کے سچے عاشق تھے اور اولیاء اللہ میں وہی شخص شامل ہوتا ہے جو قرآن و سنت کو جانتا بھی ہو اور عمل بھی کرتا ہو۔

خلافتِ فاروق اعظمؓ

- حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد دس سال چھ ماہ دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی خلافت قائم کی۔
- آپؓ کے دور میں ۱۰۳۶ علاقے فتح ہوئے ۹۰۰ جامع مسجد اور ۴۰۰۰ عام مسجدیں تعمیر ہوئیں۔
- قیصر و کسریٰ دنیا کی دو بڑی سلطنتوں کا خاتمہ آپؓ ہی کے دور میں ہوا۔
- آپؓ کے عہد میں عدالت کے ایسے بےمثال فیصلے چشم فلک نے دیکھے جن کا چرچا چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔
- فتوحاتِ عراق، ایران، روم، ترکستان اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی عدل کا پرچم لہرایا۔
- حضرت عمرؓ کے زریں اور درخشندہ عہد پر کئی غیر مسلم بھی آپؓ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔
- حقیقت میں آنحضرتؐ کے آفاقی دین کو تعمیر و ترقی کے اوج اثر پر پہنچانے اور دنیا بھر میں اسلام کی شوکت کا سکہ بٹھانے کا سہرا صرف اور صرف فاروق اعظمؓ کے سر ہے۔

(مرسلہ: عمر فاروق، سرگودھا)

نکاتِ دانش

جسم پاکستان میں ہے اور دل مکہ میں تو بہتر ہے اس سے کہ جسم مکہ میں رہے اور دل پاکستان میں۔

- دانت نعمت کھاتے کھاتے گھس گئے۔ لیکن زبان شکایت کرتے کرتے نہ گھسی۔
- تیری زبان پر دو دروازے دانت اور ہونٹ اس لیے لگائے گئے ہیں کہ تو نہ گفتنی بات سے زبان کو بند رکھے۔
- فقیر کی صدا سخی کے لیے نغمہ ہے جو شخص کسی پر احسان کر کے جتلاتا ہے اس کا گناہ اس کے ثواب سے بڑھ جاتا ہے۔
- جو لوگ دولت کے ساتھ محبت رکھتے ہیں، درحقیقت نہ ان کو موت یاد ہے اور نہ ہی خدا پر اعتماد ہے۔

(محمد طارق عثمان، سرگودھا)

بقیہ : اداریہ

اسی دن جبڑانوالہ کے اسی گاؤں میں مسلمانوں پر مرزائیوں نے پتھراؤ کیا۔ مرزائی جارحیت کی انتہا دیکھئے کہ پولیس والوں پر پتھراؤ کرکے ان کو بھی زخمی کردیا۔

ان واقعات میں مرکزی حکومت کا کیا کردار ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ مرزائیوں کو لگام دینے کی بجائے ان کو عہدوں پر فائز کرکے اتنا دیدہ دلیر بنادیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے میں، کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ حکومت پنجاب مرزائیوں کی ان سازشوں کو دبانے کی بجائے نیم بزدلانہ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ قانون موجود ہے مگر اس پر عمل نہیں ہورہا۔ پورے ملک میں قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرلیا گیا ہے مگر بار بار درخواستوں کے باوجود بعض مقامات کی انتظامیہ اس مسئلہ کو اہمیت نہیں دے رہی۔

پانی سر سے گذر رہا ہے۔ قادیانی جماعت وزیراعظم محترمہ بے نظیر کے ناک کا بال بنی ہوئی ہے۔ صوبہ سندھ میں قادیانیوں نے صد سالہ جشن منایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پورے ملک میں اپنی ذمہ داری کو پورا کیا۔ ہر جگہ وفود بھیجے۔ کانفرنسیں کیں۔ لٹریچر تقسیم کیا، مسلمانوں کو قانونی راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ اور پالیسی دی۔ لیکن مرزائی جارحیت روز افزوں ہے۔ حالات تیزی سے کسی بڑے خونی حادثہ کا الارم دے رہے ہیں۔ مسلمان قوم سخت کرب میں مبتلا ہے۔

ان تمام مقامات پر مسلمانوں کی طرف سے کوئی پہل نہیں ہوئی۔ بعض مقامات پر مرزائیوں کا بھی نقصان ہوا۔ مرزائیوں سے ہماری ذاتی دشمنی نہیں۔ وہ خدا کے رسول کے باغی ہیں۔ ملک عزیز کی سالمیت کو گزند پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ملک عزیز کے قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ :-

(۱) قادیانی افسروں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے یہ ہمارا آئینی مطالبہ ہے۔ کسی بھی نظریاتی مملکت میں اس نظریہ کے مخالفین کو کلیدی عہدوں پر فائز نہیں کیا جاتا۔ تو پاکستان ایسی نظریاتی مملکت میں ایسا کیوں نہیں ہو رہا؟

(۲) حکومت پاکستان کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

(۳) امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کیا جائے اور مرزائیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔

مرزائیوں نے اگر اپنی پالیسی ترک نہ کی اور حکومت نے اپنا رویہ نہ بدلا تو مسلمان قوم ایک بار پھر مرزائیت سے نبرد آزما ہوگی۔ اور حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور مرزائیوں پر ہوگی۔

بقیہ : حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

یہ کہہ کر حضرت زید بن ارقم دربار سے چلے گئے۔ خلوص وعقیدت کی بے پناہ فراوانیوں کے ساتھ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلانے والے ایک لاکھ تلواریں مہیا کرنے والے اہل کوفہ نے آپ کو شہید کیا۔ آپ کے سینہ پر بیٹھ کر آپ کا سر قلم کیا اور پھر سر کو نیزے کی نوک پر لایا گیا۔

بقیہ : خود بدلتے نہیں

یہ اس کے اپنے خبث باطن کی ایجاد ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فویل اللذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھٰذا من عند اللہ۔ پس تباہی ان لوگوں کے لئے جو لکھتے ہیں کتاب کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہی حال اس دور کے مردود وملعون اور خود ساختہ مفسر قرآن منکر حدیث مسٹر غلام احمد پرویز کا تھا۔ اس نے بھی اپنے پیشرو اور ہم نام مسٹر غلام احمد قادیانی کی طرح جو شیاطین کی طرف سے الہام آیا لکھدیا اور نسبت اللہ تعالیٰ کی جانب کردی۔

بقیہ : احمد خان شہید کی نماز جنازہ

واقعہ کی شدید مذمت کی۔ ان راہنماؤں نے کہا کہ قادیانی پرامن ماحول کو اپنی شرانگیزیوں سے خراب کرکے ملک میں وسیع پیمانے پر قتل وغارت کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس واقعہ میں ملوث تمام قادیانیوں کو فوراً گرفتار کرکے انہیں قرار واقعی سزا دے۔ چک سکندر میں احمد خان شہید کی۔ نماز جنازہ میں ڈاکٹر غلام محمد سیکرٹری جنرل مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ، حافظ محمد ثاقب، چوہدری غلام نبی، مہر عبداللطیف، نے شرکت کی۔ ڈاکٹر غلام محمد نے شرکائے جنازہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گوجرانوالہ کی مجلس تحفظ ختم نبوت کمیٹی کی ہدایات کے مطابق مکمل اور بھرپور تعاون کرے گی۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ کو مخاطب کرکے کہا کہ اس واقعہ میں ملوث تمام قادیانیوں کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہوگی۔

بقیہ : مرزا قادیانی کی شخصیت

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویأمرون بالمعروف
وینھون عن المنکر (آل عمران)

اور تم میں ایک گروہ ہونا ضروری ہے جو بھلائی کی دعوت دے اچھی باتوں کا حکم دے اور برائی سے روکتا ہے کا کھلا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب تک منکر کا وجود باقی ہو، انہی کا کام بھی جاری رہنا چاہیے۔ فی الحال اسی مختصر سے مضمون پر اکتفا کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور قبول فرمائے

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ انڈیا)

دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں ٹیلیفون لگ گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے نئے دفتر میکآرٹ سکول روڈ پر واقع ہے۔ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے جس کا نمبر ۷۲۱۹۴ ہے جماعتی امور کے سلسلے کے لئے مذکورہ فون نمبر پر رابطہ قائم کریں۔

نذیر احمد تونسوی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان

بقیہ ... بزم

گالیاں دینے والے کو برداشت نہیں کرتے۔ اس کے گھر کا کھانا، پینا اپنے لیے حرام سمجھتے ہیں حتیٰ کہ اس سے کلام تک کرنے کو اپنے لیے باعث شرم تصور کرتے ہیں تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اپنے آقا مولا اور دونوں جہانوں کے سردار، جو ہمیں اپنے مال و دولت، والدین، اولاد، غرضیکہ ہر چیز سے زیادہ عزیز اور پیارے ہیں۔ ان کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے سے اپنے تعلقات برقرار اور ان دشمنوں کی پراڈکٹ اور مصنوعات کو اپنے لیے ناجائز سمجھیں۔ ہماری ایک جان نہیں لاکھوں زندگیاں آپؐ پر قربان کی جا سکتی ہیں۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا

مگر ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ کیا شیزان کے بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ یہ ممکن نہیں کہ ہم مسلمان مرزائیوں کی ان مصنوعات کے مقابلہ میں اس سے اعلیٰ کوالٹی کی مصنوعات تیار کرکے عوام کے سامنے لائیں۔ کیا ہم میں سے کوئی بھی اتنا صاحب ثروت نہیں ہے کہ یہ کام انجام دے سکے۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ شیزان کے نظریاتی بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ نفسیاتی طور پر بھی لوگوں کو اس سے دور رکھنے پر آمادہ کیا جا سکتا ہے اور یوں ایک طرف تو مسلمانوں کا ایمانی تقاضا پورا ہو سکتا ہے اور دوسری طرف ان مصنوعات کے منافع کی کچھ فیصدی رقم اسلام کی تبلیغ، اسلام دشمنوں کی سرکوبی اور تحفظ ختم نبوت کے کاموں پر صرف کی جا سکے گی اور یہ رقم ایک مستقل امداد اور مستقل آمدنی کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ میں اس مضمون کے ذریعے سے ختم نبوت کے قارئین اور جیالوں کو اس تجویز پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہوں کہ آئیے کیوں نہ ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں۔

یہ تو بہت ہی اچھا رسالہ ہے

بشریٰ خانم، ملتان۔

میں تقریباً ڈیڑھ مہینے سے ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت پڑھ رہی ہوں۔ مجھے اور میرے تمام گھر والوں کو اس رسالہ سے دلچسپی ہے سب شوق سے اسے پڑھتے ہیں میرے ابو نے اس رسالے سے متعارف کروایا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے اس سے بہتر رسالہ کوئی نہیں جو کہ ہمیں قادیانیت کے متعلق بتاتا ہے اس سے پہلے مجھے پتہ نہیں تھا کہ قادیانی کون لوگ ہوتے ہیں کیسے ہوتے ہیں۔ اب ہمیں خاص طور پر مجھے قادیانیوں کے متعلق پتہ چل گیا ہے یہ لوگ تو کبھی مسلمان ہو ہی نہیں سکتے جب تک آخری نبیؐ پر ایمان نہ لائیں۔ قادیانی اب بھی سرِ سر گناہ کر رہے ہیں جو کہ بار بار اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ جیسا کہ مجھے رسالہ کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ انہوں نے کافی تباہیاں مچائی ہیں۔ خدا ہمارے ملک کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور قادیانیوں کا خاتمہ جلد از جلد ہو تاکہ یہ لوگ مزید اپنے لٹریچر نہ چھاپ سکیں کیونکہ اس طرح دوسرے لوگ گمراہ ہوں گے اور دین اسلام سے ہٹ جائیں گے۔ اس وجہ سے مجھے آپ کی یہ کاوش بہت ہی پسند آئی ہے کہ آپ نے قادیانیوں کے خلاف مہم چلا رکھی ہے اور ختم نبوت کے ذریعے قادیانیوں کے عقائد ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ان کے خاتمے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں خدا آپ کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور آپ اور آپ کے ساتھ کے تمام ساتھی کامیاب ہوں کیونکہ آپ سب کی کامیابی ہی قادیانیت کا خاتمہ ہے۔ میں بھی اپنی سہیلیوں کو اس رسالے سے متعارف کروا رہی ہوں تاکہ وہ بھی قادیانیوں کے متعلق اچھی طرح جان جائیں اور قادیانیت کے خلاف مہم میں شریک ہو سکیں۔ کیونکہ اگر ہم ایک دوسرے کو بتائیں گے تو پتہ چل جائے گا۔ جھوٹ کیا ہے؟ اور سچ کیا ہے اور لوگ اس طرح قادیانیوں سے نفرت کریں گے اور اس طرح دین اسلام مضبوط ہوگا۔ اور جب دین اسلام مضبوط ہوگا تو یہ ملک بھی مضبوط ہوگا۔ خدا کرے ہمارے ملک سے قادیانیت کا خاتمہ جلد از جلد ہو۔ آمین۔

معیاری زیورات خریدتے وقت
حسین سنز جیولرز کا نام ضرور یاد رکھیں
حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: 521491 - 521809

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

حافظ لدھیانوی

دل بھی کیسا ظرفِ مکاں ہے
گوشے میں آباد جہاں ہے

قادرِ مطلق ذات ہے تیری
ہر اک شے قدرت کا نشاں ہے

تیری ذات ہے یکّہ و تنہا
کوئی تیری مثل کہاں ہے

دھڑکن دھڑکن حمد ہے تیری
ایسا تجھ سے ربطِ نہاں ہے

مہر و مہ میں عکس ہے تیرا
تاباں راہِ کاہکشاں ہے

تیرے کرم سے جاری و ساری
گلشن گلشن ابرِ رواں ہے

میرا مقصد تیری رضا ہو
جب تک میرے جسم میں جاں ہے

ہر لب پر ہے تیرا ترانا
تیرا نام ہی وردِ زباں ہے

تیرے لطف و کرم کا مظہر
حافظ کا اندازِ بیاں ہے